حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

کے ارشادات کی روشنی میں

امراء اور عہدیداران کے فرائض

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

پیش لفظ

امانت کے وسیع تر مفہوم میں سے ایک یہ ہے کہ جن لوگوں کو کوئی ذمہ داری سونپی جائے تو وہ اُسے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لاتے ہوئے دیانت داری کے ساتھ سرانجام دیں۔ جماعت احمدیہ میں عہدیداران و کارکنان اور مربیان کے ذمہ اپنے فرائض کی ادائیگی اسی زمرہ میں آتی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے عہدیداران کو، کارکنان کو کہ عہدہ بھی ایک عہد ہے، خدمت بھی ایک عہد ہے جو خدا اور اس کے بندوں سے ایک کارکن، ایک عہدیدار، اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے کرتا ہے۔ اگر ہر عہدیدار یہ سمجھنے لگ جائے کہ نہ صرف قول سے بلکہ دل کی گہرائیوں سے اس بات پر قائم ہو کہ خدمت دین ایک فضل الٰہی ہے۔ میری غلط سوچوں سے یہ فضل مجھ سے کہیں چھن نہ جائے تو ہماری ترقی کی رفتار اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی گنا بڑھ سکتی ہے''

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 231)

پھر آگے چل کر عہدیداران کو امانتوں کے حقوق کماحقہٗ ادا کرنے کی وجہ سے تقویٰ کے معیار بڑھنے کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا۔

''ایسے عہدیدار جو پورے تقویٰ کے ساتھ خدمت سرانجام دیتے ہیں اور دے رہے ہیں ان کے لئے ایک حدیث میں جو مَیں پڑھتا ہوں، ایک خوشخبری ہے۔ حضرت ابوموسیٰ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ مسلمان جو مسلمانوں کے اموال کا نگران مقرر ہوا اگر وہ امین اور دیانتدار ہے اور جو اسے حکم دیا جاتا ہے اسے صحیح صحیح نافذ کرتا ہے اور جسے کچھ دینے کا حکم دیا جاتا ہے اسے پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ اس کا حق سمجھتے ہوئے دیتا ہے تو ایسا شخص بھی عملاً صدقہ دینے والے کی طرح صدقہ دینے والا شمار ہوگا۔ (مسلم کتاب الزکوٰۃ باب اجر الخازن الامین والمرأۃ......)''

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 231)

پھر عہدیداران اور کارکنان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''پس یاد رکھیں کہ امانت کی بہت بڑی اہمیت ہے۔ اور جتنے زیادہ عہدیداران جماعت امانت کے مطلب کو سمجھنے کی کوشش کریں گے اتنے ہی زیادہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم ہوتے چلے جائیں گے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے اعلیٰ معیار قائم ہوں گے۔ نظام جماعت مضبوط ہوگا۔ نظام خلافت مضبوط ہوگا، آپ کی نظام سے وابستگی قائم رہے گی۔ خلافت کے نظام کو مضبوط کرنے کے لئے خلیفۂ وقت کی تو ہمیشہ یہی دعا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے متقیوں کا امام بنائے۔ تو پھر ان دعاؤں کے مورد، ان کے حامل تو وہی لوگ ہوں گے جو اپنی امانتوں کا پاس کرنے والے، اپنے عہدوں کا پاس کرنے والے، اپنے خدا سے وفا کرنے والے ہوتے ہیں اور تقویٰ پر قائم رہنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو یہ معیار قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے''

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 236)

امسال شوریٰ کی تجویز نمبر 2 کی شق نمبر 10 ''عہدیداران کی ذمہ داریوں پر کتابی شکل میں تمام مواد اکٹھا کیا جائے اور عہدیداران تک پہنچایا جائے'' کی تعمیل میں نظارت اصلاح وارشاد نے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان اہم ارشادات کو یہاں جمع کر دیا ہے جو حضور انور نے اپنے خطبات، خطابات اور مختلف ممالک کے دوروں کے دوران عہدیداران سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمائے۔

ہر عہدیدار سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپنے ذمہ امانتوں کی صحیح ادائیگی کرنے والا ہوگا۔ اس کے لئے اپنا قیمتی وقت دے گا۔ اپنے ماتحت احباب جماعت پر اپنے پیار اور محبت کے پَر پھیلائے رکھے گا۔ ہر ایک سے ذاتی تعلق اور رابطہ بنائے گا نیز راتوں کو اُٹھ کر اپنے کام کی ادائیگی کے لئے اور احباب جماعت کے لئے دُعائیں کرتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ ہر عہدیدار کو ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے حضور انور کا سلطان نصیر بنائے رکھے۔ آمین

خاکسار

ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

میری ہدایات تمام عہدیداران کے لئے ہوتی ہیں

۞ "جو خطابات اور خطبات آپ سنتے ہیں، ان میں جو باتیں آپ کے شعبہ کے متعلق ہوں ان کو الگ نوٹ کر کے اس کے مطابق اپنے پروگرام بنایا کریں اور ہر شعبہ میں آپ کا قدم پہلے سے آگے ہونا چاہئے"
(نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کو ہدایات از الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2007ء)

۞ "مختلف خطبات اور خطابات میں جو ہدایات دی جاتی ہیں۔ ان پر فوری طور پر عمل ہونا چاہئے۔ سہ ماہیوں کا انتظار کرنا بالکل غلط چیز ہے۔ فعال جماعتیں اِدھر سنتی ہیں اور اُدھر پروگرام بنا کر عمل شروع کر دیتی ہیں"
(نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کو ہدایات از الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2007ء)

۞ "دنیا کے کسی ملک کے دورہ میں یا خطبہ میں یا تقریر میں لجنہ کے تعلق میں کوئی ہدایت ہوتی ہے تو جو اچھی مجالس ہیں وہ ان ہدایات کو لے کر Points نکالتی ہیں اور پھر ان کے مطابق اپنے پروگرام بناتی ہیں"
(نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کو ہدایات از الفضل انٹرنیشنل 29 جنوری 2010ء)

۞ "جب میں ایک بات کسی مجلس انصار اللہ کو کہتا ہوں تو وہ سب کے لئے ہوتی ہے۔ جو اچھی مجالس ہیں وہ اخبارات میں شائع ہونے والی رپورٹس سے ہدایات لیتی ہیں اور ان پر عمل کرتی ہیں۔ اپنے پروگرام بناتی ہیں اور پھر مجھے لکھتی ہیں کہ فلاں ملک کی مجلس عاملہ انصار اللہ کو جو ہدایات دی تھیں وہ ہم نے لی ہیں اور پروگرام بنا کر ان پر عمل کیا ہے"
(نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ جرمنی کو ہدایات از الفضل انٹرنیشنل 15 جنوری 2010ء)

۞ "میرا ہر خطبہ اور خطاب کسی خاص جگہ یا جماعت کے لئے نہیں بلکہ تمام دُنیا کے احمدیوں کے لئے ہوتا ہے، اس لئے مربیان میری ہدایات کو اپنے خطبوں، میٹنگوں اور درسوں میں دُہراتے رہا کریں۔ ہر بات جو کہی جاتی ہے۔ اسے اپنے لئے سمجھا کریں اور فوراً اس پر عمل درآمد کیا کریں"
(میٹنگ نیشنل مجلس عاملہ سپین میں ہدایات از الفضل 5 مئی 2010ء)

ہر عہدیدار خلیفہ وقت کا نمائندہ ہے:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں فرمایا۔

"وہ تمام عہدیدار چاہے ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہوں چاہے جماعتی عہدیدار ہوں، خلیفہ وقت کے نمائندے کے طور پر اپنے اپنے علاقہ میں متعین ہیں اور ان سے یہی امید کی جاتی ہے اور یہی تصور ہے کہ وہ خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں۔ اگر وہ اپنے علاقہ کے احمدیوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے، ان کی غمی خوشی میں شریک نہیں ہو رہے، ان سے پیار محبت کا سلوک نہیں کر رہے یا اگر خلیفہ وقت کی طرف سے کسی معاملہ میں رپورٹ منگوائی جاتی ہے تو بغیر تحقیق کے مکمل طریق کے جواب دے دیتے ہیں یا کسی ذاتی عناد کی وجہ سے، جو خدا نہ کرے ہمارے کسی عہدیدار میں ہو غلط رپورٹ دے دیتے ہیں تو ایسے تمام عہدیدار گنہگار ہیں"

(خطبات مسرور جلد اول ص 516-517)

امراء خلیفہ وقت کے نمائندے کی حیثیت سے اپنا جائزہ لیتے رہیں اور حاجتمندوں کے لئے اپنا دروازہ بند نہ رکھیں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں فرمایا۔

"بعض جگہ سے شکایت آجاتی ہے کہ ہم نے اپنے حالات کی وجہ سے امداد کی درخواست کی جو مرکز سے مقامی جماعت میں تحقیق کے لئے آئی تو صدر جماعت بڑے غصے میں آئے اور کہا کہ تم نے براہ راست درخواست کیوں دی، ہمارے ذریعہ کیوں نہ بھجوائی۔ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ ہم نے تو اُن سے معافی مانگ لی، دوبارہ ان کے ذریعہ سے درخواست بھجوائی گئی اور ایک لمبا عرصہ گزر گیا ہے ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی اور پتہ بھی نہیں لگا۔ جو ہماری ضرورت تھی وہ اسی طرح قائم ہے۔ ایک تو ڈانٹ ڈپٹ کی گئی، بےعزتی کر کے معافی منگوائی گئی، دوبارہ درخواست لکھوائی اور پھر کارروائی بھی نہیں کی۔ اگر کسی عہدیدار نے یا صدر جماعت نے یہ سمجھ کر کہ یہ درخواست لکھنے

والا یا درخواست دہندہ اس قابل نہیں ہے کہ اس کی امداد کی جائے، ایسے لوگوں کو پیار سے بھی سمجھایا جا سکتا ہے اور پھر اگر مدد نہیں کرنی تھی تو درخواست دوبارہ لکھوانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ تو یہ چیزیں ایسی ہیں کہ بلاوجہ عہدیدار کے لئے لوگوں کے دلوں میں بےچینی پیدا کرتی ہیں۔ ان چیزوں سے اجتناب کرنا چاہئے۔ امراء ہوں، صدران ہوں، ہر وقت یہ ذہن میں رکھیں کہ وہ خلیفہ وقت کے نمائندے کے طور پر جماعتوں میں متعین کئے گئے ہیں اور اس لحاظ سے انہیں ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔

ابوالحسن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن مرہ نے حضرت معاویہ سے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو امام حاجتمندوں، ناداروں اور غریبوں کے لئے اپنا دروازہ بند رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضروریات وغیرہ کے لئے آسمان کا دروازہ بند کر دیتا ہے" (ترمذی ابواب الاحکام باب ماجاء فی امام الرعیة)

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کو سننے کے بعد حضرت معاویہ نے ایک شخص کو مقرر کر دیا کہ لوگوں کی ضروریات اور مشکلات کا مداوا کیا کرے اور ان کی ضرورتیں پوری کرے۔ تو جماعتی نظام جو ہے وہ اسی لئے مقرر کیا گیا ہے"

(خطبات مسرور جلد اول ص 522)

عہدہ ایک امانت ہے جس کی حفاظت ضروری ہے:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 9 ستمبر 2005ء میں فرمایا۔

"پھر عہدیداروں کے عہد ہیں۔ ان کے سپرد امانتیں ہیں۔ وہ جائزے لیں کہ کہاں تک وہ اپنے عہد اور اپنی امانتیں پوری طرح ادا کر رہے ہیں۔ ان کی حفاظت کر رہے ہیں۔ جائزہ لیں کہ اپنے کام، اپنے فرائض کا حق ادا نہ کر کے وہ کہیں گنہگار تو نہیں ہو رہے۔ وہ اپنے ایمانوں میں ترقی کرنے کی بجائے، ایمانی پودے کی حفاظت اور آبیاری کی بجائے اس کو سُکھا تو نہیں رہے کیونکہ ایمان کی مضبوطی کے لئے ہر پہلو پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے جائزہ لیں کہ کوئی پہلو ایسا تو

نہیں رہ گیا جس سے میرا ایمان وہیں رک گیا ہو۔ مجھے تو حکم ہے کہ تم نے نیکیوں میں ترقی کرنی ہے۔ جہاں نیکیوں میں ترقی رُکی وہاں ایمان کی ترقی بھی گر جائے گی۔غرض یہ عہد اور امانتیں اس قدر ہیں کہ جس کی انتہا نہیں ہے"

(خطبات مسرور جلد 3 ص 552-553)

عہدیداران کا معیار قربانی بلند ہو اور امانتوں کا حق ادا کرنیوالے ہوں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 4 جنوری 2008ء میں فرمایا۔

"جب تک عہدیداران کے اپنے معیار قربانی نہیں بڑھیں گے ان کی بات کا اثر نہیں ہوگا۔ جہاں عہدیداران اپنی امانتوں کا حق ادا کرنے والے ہیں وہاں کی رپورٹس بتا دیتی ہیں کہ حق ادا ہو رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایسے کارکنان بھی ہیں جو اپنا سب کچھ بھول جاتے ہیں، بیوی بچوں کو بھی بھول جاتے ہیں، اپنے نفس کے حق بھی ادا نہیں کرتے۔صبح اپنے کام پر جاتے ہیں اور وہاں سے شام کو سیدھے جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے پہنچ جاتے۔انہیں کہنا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہارا اور تمہارے بیوی بچوں کا بھی تم پر حق رکھا ہے۔بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔ بہت محنت کرنے والے ہوتے ہیں۔لیکن بعض دفعہ یہ جو محنت کرنے والے ہیں یہ بھی صحیح طریق پر محنت نہیں کر رہے ہوتے"

(الفضل انٹرنیشنل 25 جنوری 2008ء)

ہر عہدیدار کے پاس جماعتی کام ایک امانت ہے:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 2 مئی 2008ء میں فرمایا۔

"ہر عہدیدار کے پاس کوئی بھی جماعتی کام ایک امانت ہے اسے ایمانداری سے ادا کرنا ضروری ہے۔ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جو اللہ تعالیٰ کی پسند سے باہر نکل جائے نہ اُس کا دین رہتا ہے اور نہ اُس کی دنیا رہتی ہے"

(الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2008ء)

عہدیداران خلیفہ وقت کی ایسے اطاعت کریں جیسے دل کی دھڑکن کے ساتھ نبض چلتی ہے:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 9 جون 2006ء میں فرمایا۔

"اگر کوئی بھی عہدیدار کسی بھی سطح پر کھلے دل سے اور بغیر کوئی خیال دل میں لائے خلیفہ وقت کی اطاعت نہیں کرے گا تو اس کے عہدے کی حدود میں اس سے نیچے کام کرنے والے بھی اس کی اطاعت نہیں کریں گے اور کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے اس لئے اللہ تعالیٰ ایک وقت تک ایسے لوگوں کو موقع دیتا ہے۔جیسا کہ میں نے کہا خدمت کو اللہ کا فضل سمجھیں، ہم نے تو یہی دیکھا ہے کہ ایسے لوگوں کی وہاں تک پردہ پوشی ہوتی ہے یا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی پردہ پوشی فرماتا ہے جب تک کہ ان کی خدمت جماعت کے مفاد میں رہے......اسی طرح امراء اور مرکزی عہدیداران کو بھی میں کہتا ہوں کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ جماعت کے تعاون اور اطاعت کے معیار بڑھیں تو خود خلیفہ وقت کے فیصلوں کی تعمیل اس طرح کریں جس طرح دل کی دھڑکن کے ساتھ نبض چلتی ہے۔ یہ معیار حاصل کریں گے تو پھر دیکھیں کہ ایک عام احمدی کس طرح اطاعت کرتا ہے"

(الفضل انٹرنیشنل 30 جون 2006ء)

عہدیداران نظام جماعت کا حصہ ہیں اور مرکزی ہدایات کے پابند:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 31 دسمبر 2004ء میں فرمایا۔

"یاد رکھیں امراء بھی، صدران بھی اور عہدیداران بھی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران بھی کہ وہ خلیفہ وقت کے مقرر کردہ انتظامی نظام کا ایک حصہ ہیں اور اس لحاظ سے خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں۔اس لئے ان کی سوچ اپنے کاموں کو اپنے فرائض کو انجام دینے کے لئے اسی طرح چلنی چاہئے جس طرح خلیفہ وقت کی۔اور انہیں ہدایات پر عمل ہونا چاہئے جو مرکزی طور پر دی جاتی ہیں۔اگر اس طرح نہیں کرتے تو پھر اپنے عہدے کا حق ادا نہیں کر رہے۔جو اس کے انصاف کے

تقاضے ہیں وہ پورے نہیں کر رہے"

(خطبات مسرور جلد 2 ص 951)

عہدیداران نظام جماعت، نظام خلافت کا حصہ ہیں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ یکم جولائی 2005ء میں فرمایا۔

"پھر عہدیداران جو جماعتی نظام میں عہدیداران ہیں وہ صرف عہدے کے لئے عہدیدار نہیں ہیں بلکہ خدمت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ نظام جماعت، جو نظام خلافت کا ایک حصہ ہے، کی ایک کڑی ہیں، ہر عہدیدار اپنے دائرے میں خلیفہ وقت کی طرف سے، نظام جماعت کی طرف سے تفویض کئے گئے، ان کے سپرد کئے گئے اس حصہ فرض کو صحیح طور پر سرانجام دینے کا ذمہ دار ہے۔ اس لئے ایک عہدیدار کو بڑی محنت سے، ایمانداری سے اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنے کام کو سرانجام دینا چاہئے اور اُن عہدیداروں میں اپنے آپ کو شمار کرنا چاہئے جن سے لوگ محبت رکھتے ہوں۔ جس کا ایک حدیث میں یوں ذکر آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بہترین سردار وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں"

(مسلم کتاب الامارۃ باب خیار الائمۃ وشرارھم)

(خطبات مسرور جلد 3 ص 390)

ہر ذیلی تنظیم کا عہدیدار جماعت کا ممبر ہونے کی حیثیت سے جماعتی نظام کا پابند ہے:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 7 ستمبر 2007ء میں فرمایا۔

"جرمن نو احمدی ماشاء اللہ نظام جماعت کو سمجھنے میں بھی بہت ترقی کر رہے ہیں۔ ایک جرمن نوجوان ماشاء اللہ نظام جماعت کو سمجھنے میں بھی بہت ترقی کر رہے ہیں۔ ایک جرمن نوجوان نے

سوال کیا کہ ایک طرف جماعت کا کام ہے، یعنی جماعتی نظام کا جو جماعت کے کسی عہدیدار کی طرف سے ان کے سپرد کیا جاتا ہے۔ دوسری طرف ذیلی تنظیموں، خدام، انصار اور لجنہ کے کام ہیں جو ان کے عہدیداروں کی طرف سے سپرد کئے جاتے ہیں۔ مثلاً ایک ہی وقت میں مجھے جماعتی عہدیدار بھی ایک کام کہتا ہے اور خدام الاحمدیہ کا عہدیدار بھی ایک کام کہتا ہے اور میرا دل بھی نوجوان ہونے کی وجہ سے یہی چاہتا ہے کہ خدام الاحمدیہ کا کام کروں تو اُس وقت کِس کام کو پہلے سرانجام دوں؟ مجھے ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے۔ اس کو تو مَیں نے اس کا تفصیلی جواب دیا تھا، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ جماعتی نظام ایک مرکزی نظام ہے اور خدام، لجنہ اور انصار ذیلی تنظیمیں ہیں اور گو یہ ذیلی تنظیمیں بھی براہِ راست خلیفۂ وقت کے ماتحت ہیں، ان سے ہدایات لیتی اور اپنے پروگرام بناتی ہیں لیکن جماعتی نظام بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور خلیفۂ وقت کے قائم کردہ نظاموں میں سے سب سے بالا نظام ہے۔ ہر ذیلی تنظیم کا ممبر جماعت کا بھی ممبر ہے اور جماعت کا ممبر ہونے کی حیثیت سے وہ جماعتی نظام کا پابند ہے۔ اگر کوئی جماعتی عہدیدار کسی نوجوان کو، کسی خادم کو بحیثیت فرد جماعت کوئی کام سپرد کرتا ہے اور اس دوران خدام الاحمدیہ کے عہدیدار کی طرف سے بھی کوئی کام سپرد ہوا ہے تو وہ خادم جس کے سپرد جماعتی عہدیدار نے کام سپرد کیا ہے، بحیثیت خادم نہیں بلکہ بحیثیت فردِ جماعت خدام الاحمدیہ کے متعلقہ افسر کو اطلاع کر کے کہ جماعت کے عہدیدار نے میرے سپرد فلاں فوری کام کیا ہے، اس لئے مَیں اس کو پہلے کرنے کے لئے جا رہا ہوں، اس کام کو پہلے کرے اور خدام الاحمدیہ یا کسی بھی ذیلی تنظیم کا کام بعد میں۔ یہ تو ہے ہنگامی موقع پر لیکن عام طور پر روٹین (Routine) کے جو کام ہوتے ہیں، اس کا سالانہ کیلنڈر جماعت کا بھی بن جاتا ہے اور ذیلی تنظیموں کا بھی اور جماعت کا کیلنڈر کیونکہ پہلے بن جاتا ہے اس لئے ذیلی تنظیمیں اپنے پروگرامز اس کے مطابق ایڈجسٹ کریں مثلاً اجتماع ہے، ٹورنامنٹس ہیں اور مختلف جلسے ہیں۔ اگر ہنگامی طور پر کوئی جماعتی پروگرام کسی جگہ بن جاتا ہے تو جماعتی پروگرام بہرحال ذیلی پروگراموں پر مقدم ہے۔ ذیلی تنظیموں کے جو پروگرام ہیں ان میں براہ راست

جماعتی انتظامیہ کو دخل دینے کا حق نہیں ہے، یہ بھی واضح ہونا چاہئے۔ خدام الاحمدیہ کے کام میں مقامی صدران یا امیر وغیرہ کوئی دخل اندازی نہیں کر سکتے۔ نہ لجنہ کے کام میں نہ انصاراللہ کے کام میں، باوجود اس کے کہ ان کا نظام بالا ہے۔ اگر امراء خلافِ تعلیمِ سلسلہ اور خلافِ روایت ذیلی تنظیموں سے کوئی کام ہوتا ہوا دیکھیں تو فوری طور پر متعلقہ ذیلی تنظیم کے صدر کو بلا کر سمجھائیں، اگر مقامی طور پر ہو رہا ہے تو امیر کو اطلاع دی جائے اور قائد کو سمجھایا جائے اور پھر فوری طور پر خلیفۂ وقت کو اطلاع دینی ضروری ہے۔ کیونکہ جماعتی روایات کا تقدس بہرحال قائم کرنا ضروری ہے۔ لیکن یہ فرق یاد رکھنا چاہئے کہ پروگراموں میں براہ راست دخل اندازی نہیں کی جاسکتی۔ بعض اَور جگہوں سے بھی یہ سوال اٹھتے ہیں اس لئے میں ان کو مختصراً بیان کر رہا ہوں۔

لجنہ کے اجلاسوں کے بارے میں بھی واضح کر دوں کہ بعض لجنہ کی تنظیموں سے یہ سوال اٹھتے رہتے ہیں کہ مردوں کے جو ماہانہ اجلاسات ہوتے ہیں اس میں لجنہ کو بھی لازماً شامل ہونے کے لئے کہا جاتا ہے۔ اس بارہ میں واضح ہو کہ لجنہ کے کیونکہ اپنے ماہانہ اجلاس ہوتے ہیں اس لئے جماعتی ماہانہ اجلاسوں میں لجنہ کو بلانے کی ضرورت نہیں ہے، نہ ان کا شامل ہونا ضروری ہے۔ ہاں جو بڑے جلسے ہیں، جیسے سیرت النبیؐ کا جلسہ ہے، یوم مسیح موعود، یوم مصلح موعود، یوم خلافت وغیرہ یا اور کوئی پروگرام جو مرکزی طور پر یا ریجن کے طور پر بنتے ہوں ان میں لجنہ ضرور شامل ہو۔ اس کے علاوہ لجنہ خود بھی اپنے یہ اجلاسات اور جلسے کر سکتی ہے"

(خطبات مسرور جلد 5 ص 367-368)

ہر عہدیدار اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اطاعت اور وفا کے نمونے دکھلا کر جماعت کا وقار قائم رکھنا ہے:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 4 مئی 2007ء میں فرمایا۔

"وہ نوجوان جو 21 سال کی عمر میں دیارِ مسیح کی حفاظت کے لئے چھوڑا گیا تھا، جو دنیاوی لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے قادیان کی موروثی جائیداد کا

بھی مالک تھا، جس کا باپ خلیفۂ وقت تھا، جس نے اپنے بیٹے کو یہ باور کروایا تھا کہ تمہارا قادیان میں رہنا ہی درویشانِ قادیان کے حوصلے بلند کرنے کا باعث بنے گا اور تمہاری وہاں موجودگی ضروری ہے۔ ان سب باتوں نے میاں صاحب (صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب) کو اطاعت امیر سے باہر رہنے کے خیال کو دل میں جگہ نہیں لینے دی۔ بلکہ یہ احساس اور شدت سے پیدا ہوا کہ مَیں نے اطاعت امیر کے بھی اعلیٰ نمونے دکھانے ہیں تا کہ ہر درویش مجھے دیکھتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر اطاعت امیر کے نمونے دکھائے۔ اور یہ یقیناً اُس اولوالعزم باپ کی نصیحتوں کا اثر تھا جو انہوں نے اپنے بچوں کو کی تھیں اور خاص طور پر شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے چھوڑے ہوئے اس درویش بچے کو کی تھی۔ جس میں ایک انتہائی اہم نصیحت یہ بھی تھی کہ تم نے یہ خیال اپنے دل میں کبھی نہیں لانا کہ تم ناظر ہو، نوجوانی ہی میں آپ کو نظارت ملی تھی، بلکہ ہمیشہ تمہارے دل میں یہ خیال رہے کہ تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے ہو اور اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنی ہے اور یہی اپنی اصل حیثیت سمجھنی ہے اور اپنے آپ کو اسی حیثیت سے پیش کرنا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے ہونے کے بعد کیا احساس ابھرنا چاہئے تھا؟ یقیناً یہی کہ تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں اور یقیناً یہ کہ جس مقصد کے دعوے کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا تھا اس کی تکمیل کرنی ہے، چھوٹی چھوٹی باتوں میں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور جماعت کا وقار قائم کرنا ہے اور قائم رکھنا ہے۔ پس یہ باتیں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے پلّے باندھیں اور عمل کیا اور نبھائیں اور خوب نبھائیں اور قادیان والوں، بھارت کی جماعتوں میں اس کو راسخ کرنے کی کوشش کی۔ پس ہر مخلص احمدی کو چاہے وہ قادیان کے رہنے والے ہیں، ہندوستان کی دوسری جماعتوں کے رہنے والے ہیں یا کہیں کے بھی رہنے والے ہیں اور ہر عہدیدار کو اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر فرد کو ایسے نمونے قائم کرنے چاہئیں"

(خطبات مسرور جلد 5 ص 181)

عہدیداران خلیفہ وقت کے خطبات سننے کی طرف توجہ دلائیں:

نیشنل مجلس عاملہ ڈنمارک کے اراکین سے حضور انور نے 11 دسمبر 2005ء کو فرمایا:

"آپس میں ناراضگیاں چھوڑیں۔ محبتیں بڑھائیں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ عہدیداروں کو وسعت حوصلہ سب سے زیادہ دکھانی چاہئے۔ جب آپ لوگ سو فیصد عمل نہیں کریں گے تو پھر دوسرے اس پر کیا عمل کریں گے۔

بعض لوگوں کی آپس میں رنجشیں ہیں۔ اگر میرے خطبات سنے ہوتے تو آپس کی رنجشیں ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ اب بھی جو روٹھے ہوئے ہیں پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کو ملیں اور ساتھ لے کر چلیں۔ اصل یہ چیز ہے کہ ان کو قریب لانا ہے۔ برداشت حوصلہ بہت بڑی چیز ہے"

(الفضل انٹرنیشنل 21 اکتوبر 2005ء)

خلیفہ وقت کو ہر بات پہنچائیں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ یکم جولائی 2005ء میں فرمایا۔

"پس جب عہدیداران پر خلیفہ وقت نے اعتماد کیا ہے اور ان سے انصاف کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے کی امید رکھی ہے۔ کیونکہ ہر جگہ تو خلیفہ وقت کا ہر فیصلہ کے لئے پہنچنا مشکل ہے، ممکن ہی نہیں ہے تو اگر عہدیداران، جن میں قاضی صاحبان بھی ہیں، دوسرے عہدیداران بھی ہیں اپنے فرائض انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ادا نہیں کرتے تو پھر اللہ کی گرفت کے نیچے آتے ہیں۔ میرے نزدیک وہ دوہرے گناہگار ہو رہے ہوتے ہیں۔ دوہرے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ایک اپنے فرائض صحیح طرح انجام نہ دے کر، دوسرے خلیفہ وقت کے اعتماد کو ٹھیس پہنچا کر، خلیفہ وقت کے علم میں صحیح صورت حال نہ لا کر۔ نمائندے کی حیثیت سے جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ عہدیداران کا یہ فرض بنتا ہے کہ خلیفہ وقت کو ایک ایک بات پہنچائیں۔ بعض دفعہ بیوقوفی میں بعض لوگ یہ کہہ جاتے ہیں، ان میں عہدیدار بھی شامل ہیں کہ ہر بات خلیفہ وقت تک پہنچا کر اُسے تکلیف میں ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔ عام لوگ بھی جس طرح میں نے کہا کہہ دیتے

ہیں کہ اپنی تکلیفیں زیادہ نہ لکھو جو مسائل ہیں وہ نہ لکھو۔ وہ کہتے یہ ہیں کہ پہلے تھوڑے معاملات ہیں؟ پہلے تھوڑی پریشانیاں ہیں؟ جماعتی مسائل ہیں جو ان کو اور پریشان کیا جائے۔ تو یاد رکھیں میرے نزدیک یہ سب شیطانی خیال ہیں، غلط خیال ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا براہ راست حکم خلیفہ کے لئے ہے اور کیونکہ کام کے پھیل جانے کی وجہ سے کام بہت وسیع ہو گئے ہیں، پھیل گئے ہیں۔ خلیفہ وقت نے اپنے نمائندے مقرر کر دیئے ہیں تا کہ کام میں سہولت رہے۔ لیکن بنیادی طور پر ذمہ داری بہر حال خلیفہ وقت کی ہے"

(خطبات مسرور جلد 3 ص 392)

جو بات کسی ایک مجلس کو کہی جائے وہ سب کے لئے ہوتی ہے:

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ منعقدہ 15 دسمبر 2007ء میں حضور انور نے فرمایا۔

"جب میں ایک بات کسی مجلس انصار اللہ کو کہتا ہوں تو وہ سب کے لئے ہوتی ہے۔ جو اچھی مجالس ہیں وہ اخبارات میں شائع ہونے والی رپورٹس سے ہدایات لیتی ہیں اور ان پر عمل کرتی ہیں۔ اپنے پروگرام بناتی ہیں اور پھر مجھے لکھتی ہیں کہ فلاں ملک کی مجلس عاملہ انصار اللہ کو جو ہدایات دی تھیں وہ ہم نے لی ہیں اور پروگرام بنا کر ان پر عمل کیا ہے"

(الفضل انٹرنیشنل 15 جنوری 2010ء)

دنیا میں کہیں بھی کسی خطبہ یا تقریر میں کوئی ہدایت ہو وہ تمام دنیا کی لجنہ کے لئے ہے:

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ 18 دسمبر 2009ء میں حضور انور نے فرمایا۔

"دنیا کے کسی ملک کے دورہ میں یا خطبہ میں یا تقریر میں لجنہ کے تعلق میں کوئی ہدایت ہوتی ہے تو جو اچھی مجالس ہیں وہ ان ہدایات کو لے کر Points نکالتی ہیں اور پھر ان کے مطابق اپنے

پروگرام بناتی ہیں"

(الفضل انٹرنیشنل 29 جنوری 2010ء)

خطبات میں کسی شعبہ کو دی گئی ہدایت کو فوراً نوٹ کر کے عمل کرنے کی ہدایت :

2006ء میں جرمنی کے دورہ کے دوران حضور انور نے اراکین نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا۔

"جو خطابات اور خطبات آپ سنتے ہیں، ان میں جو باتیں آپ کے شعبہ کے متعلق ہوں ان کو الگ نوٹ کر کے اس کے مطابق اپنے پروگرام بنایا کریں اور ہر شعبہ میں آپ کا قدم پہلے سے آگے ہونا چاہئے"

(الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2007ء)

☆اسی دورہ میں مورخہ 25 دسمبر 2006ء کو لجنہ اماء اللہ کی نیشنل مجلس عاملہ کو یوں ہدایت دی۔

"مختلف خطبات اور خطابات میں جو ہدایات دی جاتی ہیں۔ ان پر فوری طور پر عمل ہونا چاہئے۔ سہ ماہیوں کا انتظار کرنا بالکل غلط چیز ہے۔ فعال جماعتیں اِدھر سنتی ہیں اور اُدھر پروگرام بنا کر عمل شروع کر دیتی ہیں"

(الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2007ء)

عہدیداران میٹنگز میں طے پانے والے امور کا جائزہ لیتے رہیں:

مجلس انصاراللہ جرمنی کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں حضور انور نے فرمایا۔

"آمدن، نشستن اور برخواستیں یعنی آئے، میٹنگ میں بیٹھے، بڑی بڑی سکیمیں بنائیں اور اُٹھ کر چلے گئے، کے رجحان کو ختم کریں۔ اپنے کاموں کی اور میٹنگز میں طے پانے والے امور کی تعمیل کا باقاعدہ جائزہ لیتے رہنا چاہئے"

(الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2007ء)

عہدیداران خلیفہ وقت کی اقتداء میں انصاف کے تقاضے پورے کریں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 10 نومبر 2006ء میں فرمایا۔

"بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ اصل کام ظلم کو ختم کرنا ہے اور انصاف قائم کرنا ہے اور خلافت کے فرائض میں سے انصاف کرنا اور انصاف کو قائم کرنا ایک بہت بڑا فرض ہے۔ اس لئے جماعتی عہدیدار بھی اس ذمہ داری کو سمجھیں کہ وہ جس نظام جماعت کے لئے کام کر رہے ہیں وہ خلیفہ وقت کی نمائندگی میں کام کر رہا ہے۔ اس لئے انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کرنا ان کا اولین فرض ہے۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر ہر ایک کو یہ ذمہ داری نبھانی چاہئے۔ فیصلے کرتے وقت، خلیفہ وقت کو سفارش کرتے وقت ہر قسم کے تعلق سے بالا ہو کر سفارش کیا کریں۔ اگر کسی کی حرکت پر فوری غصہ آئے تو پھر دو دن ٹھہر کر سفارش کرنی چاہئے تا کہ کسی بھی قسم کی جانبدارانہ رائے نہ ہو اور فریقین بھی یاد رکھیں کہ بعض اوقات اپنے حق لینے کے لئے غلط بیانی سے کام لیتے ہیں یا یہ کہنا چاہئے کہ ناجائز حق مانگتے ہیں۔ (تو انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے)"

(خطبات مسرور جلد 4 ص 572)

خلیفہ وقت کی نمائندگی میں عہدیدار حقیقی رنگ میں انصاف کو قائم رکھتے ہوئے نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 6 اپریل 2007ء میں فرمایا۔

"اسی طرح امام کی نگرانی کے ضمن میں یہ بات بھی کرتا چلوں کہ آجکل یا یوں کہنا چاہئے جماعت میں امام یا خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں جہاں جہاں بھی جماعتیں قائم ہیں، عہدیداران متعین ہیں، ان کا بھی فرض ہے کہ حقیقی رنگ میں انصاف کو قائم رکھتے ہوئے اگر کبھی کسی موقع پر اپنے پر یا اپنے عزیزوں پر بھی زد پڑتی ہو تو اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں جو آپ کے سپرد کی گئی ہے تا کہ اس نگرانی میں خلیفۂ وقت کی بھی احسن رنگ

میں مدد کر سکیں، تا کہ جزا سزا کے دن اس کو سرخرو کروانے والے بھی ہوں۔ ہر عہدیدار کے عمل جہاں براہ راست اس کو جوابدہ بناتے ہیں اور ہر عہدیدار اپنے دائرے میں جہاں نگران ہے وہ ضرور پوچھا جائے گا۔ یاد رکھیں کہ خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں آپ اس لحاظ سے بھی ذمہ دار ہیں، اس لئے کبھی یہ نہ سوچیں کہ کسی معاملے میں خلیفۂ وقت کو اندھیرے میں رکھا جا سکتا ہے۔ ٹھیک ہے، رکھ سکتے ہیں آپ، لیکن خدا تعالیٰ جو جزا سزا کے دن کا مالک ہے، اس کو اندھیرے میں نہیں رکھا جا سکتا۔ پس ہر عہدیدار کی دوہری ذمہ داری ہے، اس کو ہر وقت یہ ذہن میں رکھنا چاہئے اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا دعا ہی ہے جو سیدھے راستے پر چلانے والی ہے اور چلا سکتی ہے کہ اپنے ذمہ داری کو دعاؤں کے ساتھ نبھانے کی کوشش کریں۔ جہاں تک میری ذات کا سوال ہے۔ میں جہاں اپنے لئے دعا کرتا ہوں، عہدیداروں کے لئے بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ انصاف پر قائم رکھتے ہوئے، سیدھے راستے پر چلائے۔ کبھی ان سے کوئی ایسا عمل سرزد نہ ہو جس کا اثر پھر آخر کار یا نتیجتاً مجھ پر بھی پڑے۔ یہاں جماعت کو بھی یہ توجہ دلا دوں کہ آپ لوگ بھی اپنی ذمہ داری کا صحیح حق ادا نہیں کر رہے ہوں گے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ خادم مالک کے مال کا نگران ہے، اگر آپ اس ذمہ داری کا حق ادا کرتے ہوئے اُسے ادا نہیں کر رہے جو خلیفۂ وقت نے آپ کے سپرد کی ہے۔ اس کی صحیح ادائیگی نہ کر کے آپ بھی اس مال کی نگرانی نہ کرنے کے مرتکب ہو رہے ہوں گے۔ جب خلیفۂ وقت نے آپ سے مشورہ مانگا ہے تو اگر آپ صحیح مشورہ نہیں دیتے تو خیانت کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ اگر انصاف سے کام لیتے ہوئے ان لوگوں کو منتخب نہیں کرتے جو اس کام کے اہل ہیں جس کے لئے منتخب کیا جا رہا ہے، اگر ذاتی تعلق، رشتہ داریاں اور برادریاں آڑے آ رہی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بھی نافرمانی کر رہے ہیں کہ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَهْلِهَا (النساء:59) یعنی تم امانتیں ان کے مستحقوں کے سپرد کرو جو ہمیشہ عدل پر قائم رہنے والے ہوں۔ اور اس اصول پر چلنے والے ہوں کہ جب بھی فیصلہ کرنا ہے تو اس ارشاد کو بھی پیش نظر رکھنا ہے کہ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ (النساء:59) کہ انصاف سے فیصلہ کرو۔ جو ذمہ داریاں سپرد کی گئی ہیں

ان کو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ادا کرو۔ اگر نہیں تو یہ نہ سمجھو کہ یہاں داؤ چل گیا تو آگے بھی اسی طرح چل جائے گا۔ اللہ کا رسول کہتا ہے کہ جزا سزا کے دن تم پوچھے جاؤ گے

پس جماعت کا بھی کام ہے کہ ایسے عہدیداروں کو منتخب کریں جو اس کے اہل ہوں اور ذاتی رشتوں اور تعلقات اور برادریوں کے چکر میں نہ پڑیں۔ اور اسی طرح خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں عہدیداروں کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور ان افراد جماعت کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے (جیسا کہ میں نے پہلے کہا) جن پر اعتماد کرتے ہوئے بہترین عہدیدار منتخب کرنے کا کام سپرد کیا گیا ہے اور مالک کے مال کی نگرانی یہی ہے جو ہر فرد جماعت نے، جس کو رائے دینے کا حق دیا گیا ہے کرنی ہے"

(خطبات مسرور جلد 5 ص 136-137)

عہدیداران اس لئے منتخب کئے جاتے ہیں کہ عدل وانصاف قائم کرنے میں خلیفہ وقت کی مدد کریں:

حضور انور نے یک روزہ مجلس شوریٰ جرمنی منعقدہ 20 دسمبر 2010ء میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"ایک بات اور بھی میں کہنا چاہتا ہوں کہ خلافت کا ایک بہت بڑا کام یہ ہے کہ انصاف کو قائم کیا جائے۔ اور جب جماعتیں دنیا میں ہر جگہ پھیل گئی ہیں خلیفہ وقت ہر جگہ جا کر ہر ایک کے حالات سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ اس کو ہر ایک کی حالت کا علم نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے عہدیداران منتخب کئے جاتے ہیں اور اسی لئے آپ لوگوں کو منتخب کیا گیا ہے کہ یہ انصاف قائم کرنے میں خلیفہ وقت کی مدد کریں۔

اور اگر کوئی عہدیدار کسی بھی فرد جماعت سے زیادتی کرتا ہے یا انصاف کے تقاضے پورے نہ کرتے ہوئے کسی بھی قسم کی غلط رپورٹ کرتا ہے یا اپنے ذاتی مفادات یا اپنے رشتہ داروں کے مفادات کو مقدم رکھتا ہے تو وہ نہ صرف یہ کہ اپنا حق ادا نہیں کر رہا بلکہ وہ انتہائی ظلم کر رہا ہے۔ اور کسی کا حق چھنوا کر، کسی پر ظلم کروا کر، کسی کو سزا دلوا کر وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہا ہے۔ یہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس سے اس دنیا میں کیا سلوک کرنا ہے اور پھر آخرت میں مرنے کے بعد کیا سلوک ہوگا۔

لیکن یہ واضح ہو کہ عہدیداروں کو نیک نیتی سے اپنے فرائض کو سرانجام دینا ہوگا۔ اگر آپ کی کسی غلط رپورٹ پر میں غلط ایکشن لیتا ہوں تو اس میں قصور آپ کا ہے۔ بعض دفعہ ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ یہاں بھی ہوئے ہیں اور جگہوں پر بھی ہوئے ہیں۔ جہاں عہدیداران کی رپورٹ پر مثلاً کسی کا جماعت سے اخراج ہو گیا اور پھر جب میں نے اپنے طور پر بعد میں تحقیق کروائی تو اتنا زیادہ قصور ہی نہیں ہوتا کہ اس کو اخراج کی سزا دی جائے۔ ان کو سزا کی معافی مل جاتی ہے۔ اور کئی جگہ ایسا بھی ہوا ہے کہ میں نے پھر ان عہدیداران کو ہی معطل کر دیا۔ معطل نہیں بلکہ فارغ کر دیا۔ یہ چیز بھی ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہئے کہ آپ لوگوں کے فرائض میں یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ افراد جماعت کے جو حقوق ہیں ان کو اپنے ذاتی مفاد پر ترجیح نہ دیں۔ قرآن کریم کا بڑا واضح حکم ہے کہ اگر تمہیں اپنے خلاف یا اپنے رشتہ داروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو"

(الفضل انٹرنیشنل 19 فروری 2010ء)

ووٹ نہ دینے والوں سے بھی انصاف کریں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 31 دسمبر 2004ء میں فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے منتخب عہدیداران کی ذمہ داری بھی لگائی ہے کہ تمہیں جب منتخب کرلیا جائے تو پھر اس کو قومی امانت سمجھو۔ اس امانت کا حق ادا کرو۔ اپنی پوری استعدادوں کے ساتھ اس ذمہ داری کو نبھاؤ۔ اپنے وقت میں سے بھی اس ذمہ داری کے لئے وقت دو۔ جماعتی ترقی کے لئے نئے نئے راستے تلاش کرو۔ اور تمہارے فیصلے انصاف اور عدل کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہونے چاہئیں۔ کبھی تمہاری ذاتی انا، رشتہ داریوں یا دوستیوں کا پاس انصاف سے دور لے جانے والا نہ ہو۔ کبھی کسی عہدیدار کے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ فلاں شخص نے مجھے ووٹ نہیں دیا تھا۔ یا فلاں کا نام میرے مقابلے کے لئے پیش ہوا تھا اس لئے مجھے کبھی موقع ملا، کبھی کسی معاملے میں تو اس کو بھی تنگ کروں گا۔ یہ مومنانہ شان نہیں ہے۔ بلکہ انتہائی گری ہوئی حرکت ہے"

(خطبات مسرور جلد 2 ص 946)

قوم کے سردار قوم کے خادم ہیں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں فرمایا۔

"جماعت احمدیہ میں عہدیدار اسٹیجوں پر بیٹھنے یا رعونت سے پھرنے کے لئے نہیں بنائے جاتے بلکہ اس تصور سے بنائے جاتے ہیں کہ قوم کے سردار قوم کے خادم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جماعت کو اکٹھا رکھنے کے لئے ایک راہنما اصول اس آیت (آل عمران آیت 60) میں بتا دیا ہے جو میں نے تلاوت کی ہے۔ تو اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خوبی کی وجہ سے کہ آپ کے دل میں لوگوں کے لئے نرمی اور محبت کے جذبات تھے۔ لوگ آپ کے ارد گرد اکٹھے ہوتے تھے اور آپ کے پاس آتے تھے تو پھر مَیں اور آپ، ہم کون ہوتے ہیں جو محبت اور پیار کے جذبات لوگوں کے لئے نہ دکھائیں اور امید رکھیں کہ لوگ ہماری ہر بات مانیں۔ ہمیں تو اپنے آقا کی اتباع میں بہت بڑھ کر عاجزی، انکساری، پیار اور محبت کے ساتھ لوگوں سے پیش آنا چاہئے۔ کیونکہ خلیفہ وقت کے لئے تو ہر ملک میں، ہر شہر میں یا ہر محلے میں جا کر لوگوں کے حالات سے واقفیت حاصل کرنا مشکل ہے"

(خطبات مسرور جلد 1 ص 516)

عہدوں کو خدمت سمجھ کر نبھائیں:

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ مورخہ 7 جون 2006ء میں حضور انور نے فرمایا۔

"عہدوں کو خدمت سمجھ کر نبھائیں اور افسر کی بجائے خدمت گار کا تصور اپنے دلوں میں قائم کریں۔ اس سلسلہ میں حضور نے میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی مثال دی کہ انہوں نے جلسہ سالانہ پر اپنے ٹائٹل "افسر جلسہ سالانہ" کو بدل کر "خادم جلسہ سالانہ" لکھوانا شروع کر دیا تھا"

(الفضل انٹرنیشنل 7 جولائی 2006ء)

عہدیداران،شکایات کی صورت میں اپنی اور اہل خانہ کی اصلاح کریں:

حضور انور نے نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ مورخہ 7جون 2006ء میں عہدیداران کے خلاف شکایات کا جائزہ لینے کا طریق کار سمجھاتے ہوئے فرمایا۔

"ایسی شکایات پر کمیٹیاں بنانے کی بجائے خط کے ذریعہ بصیغہ راز عہدیداروں سے پوچھنا چاہئے کہ کہیں آپ تو اس میں ملوث نہیں اور پھر عہدیداران کو چاہئے کہ وہ اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اگر شکایات کی زد میں آتے ہوں تو اپنی اصلاح کر لیں تا کہ ان کی یا ان کی اولاد کی کسی حرکت کی وجہ سے جماعتی وقار کو جھٹکا نہ لگے۔اور اگر کوشش کے باوجود وہ اپنے اور اپنے گھر بار کے اندر کوئی اصلاح نہ کر سکیں تو پھر تقویٰ کا تقاضا ہے کہ اپنے آپ کو اس خدمت سے فارغ کرالیں"

(الفضل انٹرنیشنل 7جولائی 2006ء)

عہدیداران اپنے اندر وسعت حوصلہ اور برداشت پیدا کریں:

حضورانور نے خطبہ جمعہ 20جون 2008ء میں فرمایا۔

"عہدیداران سے بھی میں کہتا ہوں کہ وہ اس انعام کی قدر کریں۔حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خادم بنیں گے تو مخدوم کہلائیں گے۔اپنے اندر وسعت حوصلہ اور برداشت پیدا کریں۔ایک احمدی جب آپ کے پاس آتا ہے چاہے وہ کسی قوم کا ہو،اس کی بات غور سے سنیں اور اسے تسلی دلائیں۔اگر مصروفیت کی وجہ سے فوری طور پر وقت نہیں دے سکتے تو کوئی اور وقت دیں اور اگر کبھی بھی وقت نہیں دے سکتے تو پھر بہتر ہے کہ ایسے عہدیدار خدمت سے معذرت کر لیں۔میں خود باوجود مختلف قسم کی مصروفیات کے کاموں کی زیادتی کے وقت نکال کر صرف اس لئے ذاتی طور پر بعض بڑھی ہوئی رنجشوں کو سن لیتا ہوں،اور حل کرنے کی کوشش کرتا ہوں تا کہ ان میں کسی طرح آپس میں محبت اور پیار پیدا ہو۔وہ حسین معاشرہ قائم ہو جس کے قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام آئے تھے۔لیکن اگر عہدیداران سننے کا حوصلہ رکھنے

والے ہوں تو میرا خیال ہے کہ ان معاملات میں میرا یہ کام آدھا ہو سکتا ہے"

(الفضل انٹرنیشنل 11جولائی 2008ء)

عہدیداران اپنے اپنے دائرہ عمل میں نگران ہیں:

حضورانور نے خطبہ جمعہ 5دسمبر 2003ء میں فرمایا۔

"حدیث میں آتا ہے حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی،اپنے فرض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کر دے گا اور اسے بہشت نصیب نہیں کرے گا۔

(مسلم کتاب الامارہ باب فضیلۃ الامام العادل)

پھر ایک حدیث ہے۔ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اس سے اپنی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔امیر نگران ہے اور آدمی اپنے گھر کا نگران ہے،عورت بھی اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے،اولاد کی نگران ہے۔پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو کس طرح نبھایا ہے۔

تو تمام عہدیداران اپنے اپنے دائرہ عمل میں نگران بنائے گئے ہیں۔میں نے پہلے بھی ذیلی تنظیموں کا بھی ذکر کیا ہے تو بعض دفعہ بعض رپورٹیں ذیلی تنظیموں کی معلومات پر مبنی ہوتی ہیں،ان کی طرف سے آ رہی ہوتی ہیں۔تو اگر ہر لیول پر اس نگرانی کا صحیح حق ادا نہیں ہو رہا ہوگا تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ فرما دی ہے کہ اگر تم بطور نگران اپنے فرائض کی ادائیگی نہیں کر رہے تو تم پوچھے جاؤ گے۔اللہ تعالیٰ کے حضور مجرم کی حیثیت سے حاضر ہونا اور پوچھے جانا بذات خود ایک خوف پیدا کرنے والی بات ہے لیکن یہاں جو فرمایا کہ یہ نہ سمجھو کہ تم پوچھے جاؤ گے اور شاید نرمی کا سلوک ہو جائے اور جان بچ جائے بلکہ فرمایا کہ جنت ایسے لوگوں پر حرام کر دی جائے گی۔پس بڑا شدید انذار ہے،خوف کا مقام ہے،رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہر عہدیدار کو

ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے"

(خطبات مسرور جلد 1 ص 517-518)

ہر سیکرٹری اپنے فرائض کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے:

حضور انور نے مورخہ 5 دسمبر 2003ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

"پھر ایک حدیث ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کے اجتماعی معاملات کا ذمہ دار ہو۔ اللہ اس کی حاجات اور مقاصد پورے نہیں کرے گا جب تک وہ لوگوں کی ضروریات پوری نہ کرے۔

(ترغیب وترھیب کتاب القضاء باب ترغیب من ولی)

تو اس حدیث میں یہ توجہ دلائی گئی ہے کہ بحیثیت عہدیدار تم پر بڑی ذمہ داری ہے۔ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس لئے صرف یہ نہ سمجھو کہ عہدیدار بن کر صرف عاملہ میں بیٹھ کر جو معاملات لڑائی جھگڑے یا لین دین کے آتے ہیں ان کو ہی نمٹانا مقصود ہے۔ بلکہ ہر عہدیدار پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھائے۔ ہر سیکرٹری اپنے فرائض کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے"

(خطبات مسرور جلد 1 ص 518-519)

عہدیدار اپنے دفاتر میں حاضر ہوں اور لوگوں سے پیار سے ملیں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 31 دسمبر 2004ء میں فرمایا۔

"اب عہدیداروں کو پھر میں یہ کہتا ہوں کہ لوگوں کے لئے پیار اور محبت کے پَر پھیلائیں۔ خلیفہ وقت نے آپ پر اعتماد کیا ہے اور آپ پر اعتماد کرتے ہوئے اس پیاری جماعت کو آپ کی نگرانی میں دیا ہے۔ ان کا خیال رکھیں۔ ہر ایک احمدی کو یہ احساس ہو کہ ہم محفوظ پَروں کے نیچے ہیں۔ ہر ایک سے مسکراتے ہوئے ملیں چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ بعض عہدیدار میں نے دیکھا ہے بڑی سخت شکل بنا کر دفتر میں بیٹھے ہوتے ہیں یا ملتے ہیں۔ ان کو ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

اس اسوہ پر عمل کرنا چاہئے جس کا روایت میں یوں ذکر آتا ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاقات سے منع نہیں فرمایا اور جب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے تھے۔ (بخاری کتاب الادب باب التبسم والضحک) تو کوئی پابندی نہیں تھی جب بھی ملتے مسکرا کر ملتے۔

بعض عہدیداروں کے متعلق شکوہ ہے کہ لوگ کسی کام کے لئے عہدیداروں کے پاس اپنے کام کا حرج کر کے جاتے ہیں تو بعض عہدیدار امراء، بعض دفعہ مہینہ مہینہ نہیں ملتے۔ ہوسکتا ہے اس میں کچھ مبالغہ بھی ہو کیونکہ شکایت کرنے والے بعض دفعہ مبالغہ بھی کر جاتے ہیں لیکن دنوں بھی کسی سے کیوں چکر لگوائے جائیں۔ اس لئے امراء کو چاہئے کہ وقت مقرر کریں کہ اس وقت دفتر ضرور حاضر ہوں گے اور پھر اُس وقت میں لوگوں کی ضروریات پوری کریں۔ بعض امراء یہ کرتے ہیں کہ اپنے نمائندے بٹھا دیتے ہیں اور ان نمائندوں کو یہ اختیار نہیں ہوتا کہ فلاں فیصلہ بھی کرنا ہے۔ اب اگر اس فیصلے کے لئے جانا پڑے تو پھر ان کو انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ امراء خود جائیں یا پھر اپنے نمائندے کو پورے اختیار دیں کہ جو تم نے کرنا ہے کرو۔ سیاہ وسفید کے مالک ہو۔ پھر امیر بننے کی ضرورت ہی نہیں ہے پھر تو اُسی کو امیر بنا دینا چاہئے۔ پھر مسکراتے ہوئے اور خوش دلی سے ملیں۔ جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص کا معیار بڑا اونچا ہے۔ ہر احمدی، اگر امیر مسکرا کر ملتا ہے تو اس کی مسکراہٹ پر ہی خوش ہو جاتا ہے، چاہئے کام ہو یا نہ ہو"

(خطبات مسرور جلد 2 ص 953-954)

افراد جماعت اللہ کا مال ہیں عہدیداران کو ان کی تربیت کی طرف صحیح توجہ دینی چاہئے:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 6 اپریل 2007ء میں فرمایا۔

"ہر پیشہ کا آدمی اگر اپنے پیشہ سے انصاف نہیں کر رہا تو اس کے سپرد حکومت کی طرف سے یا جماعت کی طرف سے یا معاشرے کی طرف سے جو ذمہ داری کی گئی ہے اس نے اس کی ادائیگی

نہیں کی اور وہ جہاں دنیاوی قانون اور قواعد کے لحاظ سے اس دنیا میں محکمانہ طور پر اس کا جوابدہ ہوتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی جوابدہ ہے۔ یا پھر روحانی نظام میں، جماعت کے نظام میں عہدیداران اور بڑے پیمانے پر امام تک بات پہنچتی ہے کہ جماعت کے افراد جو اللہ کا مال ہیں ان کی تربیت کی طرف توجہ نہ دے کر صحیح طرح نگرانی نہیں کی گئی"

(خطبات مسرور جلد 5 ص 138-139)

چندوں کی فکر کی بجائے نمازوں جمعوں میں حاضری کی فکر کریں:

حضور انور نے 2006ء میں جرمنی کے دورہ کے دوران نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا۔

"ذیلی تنظیموں کا مقصد یہ ہے کہ جماعتی سطح پر جو سستیاں یا کمیاں ہیں ان کو وہ پورا کریں۔ اگر ذیلی تنظیم کے قائد مال یا قائد تربیت نے جماعتی شعبہ مال اور شعبہ تربیت پر ہی انحصار کرنا ہے تو پھر ذیلی تنظیم کا کیا فائدہ ہوا؟ اس لئے اپنے طور پر ان لوگوں کے بارہ میں معلومات حاصل کریں جو نمازوں اور جمعوں میں شامل ہونے میں سُست ہیں۔ ان کے جماعت سے عدم رابطہ کی وجہ تلاش کریں اور پھر جماعتی، تنظیمی اور ذاتی ہر سطح پر پیار اور محبت سے انہیں سمجھا کر نمازوں میں، جمعوں پر اور نظام جماعت کی اطاعت کی طرف لائیں، اس کے بعد چندہ جات کی فکر کریں۔ اگر صرف پیسے لینے کی طرف توجہ رکھیں گے تو تربیت کے اصل مقصد سے ہٹ جائیں گے۔ پس اس بارہ میں شعبہ تربیت کو فعال کرنے کی بہت ضرورت ہے"

(الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2007ء)

جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کو معاشرہ سے برائیاں ختم کرنے کے لئے مہم چلانے کی تحریک:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 26 مئی 2006ء میں فرمایا۔

"آج کل کے اس معاشرے میں جبکہ ایک دوسرے سے ملنا جلنا بھی بہت زیادہ ہو گیا ہے، غیروں سے گھلنے ملنے کی وجہ سے ان برائیوں میں جن کو ہمارے بڑوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ترک کیا تھا بعضوں کی اولادیں اس سے متاثر ہو رہی ہیں۔ ہمارے احمدی معاشرہ میں ہر سطح پر یہ کوشش ہونی چاہئے کہ احمدی نسل میں پاک اور صاف سوچ پیدا کی جائے۔ اس لئے ہر سطح پر جماعتی نظام کو بھی اور ذیلی تنظیموں کے نظام کو بھی یہ کوشش کرنی چاہئے کہ خاص طور پر یہ برائیاں، حسد ہے، بدگمانی ہے، بدظنی ہے، دوسرے پر عیب لگانا ہے اور جھوٹ ہے اس برائی کو ختم کرنے کے لئے کوشش کی جائے، ایک مہم چلائی جائے"

(خطبات مسرور جلد 4 ص 256)

نظام جماعت اور تمام ذیلی تنظیمیں جماعت میں اعلیٰ اخلاق پر مبنی پروگرام بنائیں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 2 مئی 2008ء میں فرمایا۔

"میں جماعتی نظام کو بھی کہتا ہوں اور ذیلی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو بھی کہ ایسے پروگرام بنائیں جن سے اعلیٰ اخلاق اپنی جماعت کے، اپنی تنظیم کے ہر ممبر میں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ پُرانے احمدیوں کے بھی اخلاق کے معیار بلند کریں اور نومبائعین کے اندر بھی اخلاق پیدا کریں۔ نومبائعین کو سنبھالنے کے لئے ساتھ کے ساتھ تمام ذیلی تنظیمیں انہیں اپنے اندر سموتی چلی جائیں"

(الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2008ء)

جماعتی اور ذیلی تنظیموں کی سطح پر شعبہ تربیت فعال ہونا چاہئے:

بھارت میں صوبہ کیرالہ کے عہدیداران سے مخاطب ہو کر حضور انور نے فرمایا۔

"ہر شعبہ کو تقویٰ کی بنیاد پر اپنے کاموں میں جدت اور زور پیدا کرنا چاہئے۔ مثلاً تربیتی شعبہ

اگر فعال ہو تو امور عامہ کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے"

(الفضل انٹرنیشنل 16 جنوری 2009ء)

☆حضور نے مزید فرمایا۔

"ایک بات ضرور یاد رکھنی چاہیے کہ اگر کسی جگہ جماعتی نظام فعال نہیں تو ذیلی تنظیموں کا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنی اپنی حد بندی اور چار دیواری کے اندر رہتے ہوئے فعال بننے کی کوشش کریں۔ اس صورت میں جماعتی نظام کے اندر بھی جمود کی کیفیت دور ہو جاتی ہے اور اس سے عمومی رنگ میں جماعت میں بیداری پیدا ہو جاتی ہے"

(الفضل انٹرنیشنل 16 جنوری 2009ء)

☆ اسی طرح مجلس انصاراللہ برطانیہ کے عہدیداران کے ریفریشر کورس میں فرمایا

"تنظیمیں جو بنائی گئی ہیں ان کا مقصد یہ تھا کہ ہر تنظیم اپنی اپنی ذمہ داری سمجھے۔ اگر لجنہ میں کمی ہے تو انصار سے پوری ہو، اگر انصار میں کمی ہے خدام سے پوری ہو، خدام کی کمی ہے انصار پوری کریں۔ ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہوں اور جب پھر جماعتی طور پر کمزوری ہے تو ذیلی تنظیمیں اس کو پورا کر رہی ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرمایا کرتے تھے کہ اگر ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام Active ہو جائے تو ہمارے جو ترقی کے قدم ہیں وہ کئی گناہ بڑھ جائیں"

(الفضل انٹرنیشنل 22 فروری 2008ء)

☆اسی طرح حضور نے نیشنل مجلس عاملہ جرمنی کو نیکی کے کاموں میں باہم تعاون کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ مقصد تو سب کا ایک ہی ہے۔ مل کر کام کیا کریں۔ ذیلی تنظیمیں جماعتی نظام کو مضبوط کرنے کا ذریعہ ہوتی ہیں

(الفضل انٹرنیشنل 7 جولائی 2006ء)

صف دوم کے انصار کو سو فیصد تربیتی کاموں میں شامل کریں:

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ جرمنی کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا۔

"صف دوم کے انصار میں جو یہ تصور پیدا ہو گیا ہے کہ دس میل سائیکل چلا لی اور ٹورنامنٹ کر لئے تو بڑا تیر مار لیا، آپ کا صرف یہ کام نہیں۔ بلکہ اس شعبہ کا مقصد یہ ہے کہ اس عمر کے انصار اپنے آپ کو بوڑھے نہ سمجھنے لگ جائیں۔ اور جس تنظیمی کام کو بڑی عمر کے انصار سرانجام دینے سے قاصر ہوں وہ کام یہ انصار سرانجام دیں۔ صف دوم کے پروگراموں میں ورزش اور سائیکلنگ وغیرہ بھی یہ احساس دلانے کے لئے رکھی جاتی ہے کہ ہمارے اندر طاقت اور قوت ارادی ہے جس سے ہم یہ سارے کام کر سکتے ہیں۔ پس صف دوم کے سو فیصد انصار کو تبلیغی اور تربیتی کاموں میں شامل کریں"

(الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2007ء)

مجلس خدام الاحمدیہ، خدام کو ہمیشہ مصروف رکھے:

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع مورخہ 5 اکتوبر 2008ء میں خطاب کرتے ہوئے حضور انور فرمایا۔

"خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ ایسے پروگرام بنائے جائیں کہ اپنے خدام کو اتنا مصروف رکھیں کہ وہ اس قسم کے بیہودہ پروگراموں کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے تعمیری کاموں کی طرف توجہ دیں۔ جہاں وہ اس طرح بُرائیوں سے بچیں گے وہاں اپنے گھروں کو بھی سجانے والے ہوں گے"

(الفضل انٹرنیشنل 19 دسمبر 2008ء)

شعبہ تربیت نوجوانوں سے سوالات اکھٹے کر کے جوابات تیار کرے:

مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"صدر اور شعبہ تربیت کا کام ہے کہ نئی نسل کی طرف سے ہونے والے سوالات اکھٹے کریں اور ان کے جوابات قرآن کریم، عقل اور موجودہ سائنس کی رو سے تیار کروائیں اور انہیں ہر جگہ بھجوائیں"

(الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2007ء)

جماعتی بلڈنگز میں پھول پھلواڑیاں لگانا خدام الاحمدیہ کا کام ہے:

نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی میں فرمایا۔

"جماعتی بلڈنگز میں خدام الاحمدیہ کو پھول پھلواڑیاں لگانے کا کام سنبھالنا چاہئے، جیسا کہ میرے توجہ دلانے پر خدام الاحمدیہ یوکے نے اسلام آباد میں گھاس کی کٹنگ اور پھول پودوں کا انتظام سنبھالا ہوا ہے"

(الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2007ء)

عہدیداران ذاتی رابطے بڑھائیں:

"شعبہ اطفال اس بات کا جائزہ لیتا رہے کہ جو بچے اطفال سے خدام میں جا رہے ہیں، وہ پوری طرح تیار ہو کر جائیں۔ شعبہ اطفال کو اگر آپ اچھی طرح سنبھال لیں گے تو خدام الاحمدیہ کے بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے۔

خدام الاحمدیہ میں آنے کے بعد بچے خود کو کچھ آزاد خیال کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اٹھارہ سال کے بعد جب ان ملکوں میں آزادیاں ملتی ہیں تو وہ بہت کھل جاتے ہیں۔ اس لئے انہیں سمجھائیں کہ خدام الاحمدیہ میں جانے کے بعد بھی تم نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے احکامات کا پابند رکھنا ہے۔ ہر ایک کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کر کے انہیں سمجھائیں۔ اسی مقصد کے پیش نظر جماعت میں چھوٹی سطح پر تربیتی نظام قائم ہے۔ جب بچپن سے ہی انہیں جماعت سے منسلک کر لیں گے تو پھر ہر سطح پر وہ جماعت سے وابستہ رہتے ہیں۔ پس عہدیداران کو فعال ہونے اور بچوں کے ساتھ ذاتی رابطے بنانے کی ضرورت ہے۔ اگر نچلی سطح تک عہدیداران فعال ہو جائیں تو بچوں کو سنبھالا جا سکتا ہے۔ تو بات صرف یہ ہے کہ کام کریں، کام، کام اور کام۔ تبلیغی کام کو بھی آپ نے بہت زیادہ سنبھالنا ہے۔ اسے سنبھالیں"

(الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2007ء)

لجنہ اماء اللہ اور ناصرات کا حقیقی مفہوم:

لجنہ اماء اللہ بھارت سے حضور انور نے مورخہ 26 نومبر 2008ء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"آپ جو لجنہ اماء اللہ کہلاتی ہیں۔ بہت ساری ممبرات جو ہیں انہوں نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا، اس پر غور نہیں کیا ہوگا کہ لجنہ اماء اللہ جو آپ کا نام رکھا گیا ہے یہ بڑا سوچ بچار کر، بڑا اہم نام ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی باندیاں، اللہ تعالیٰ کی خدمت گزار، اللہ کے دین کا کام کرنے والیاں۔ پس آپ وہ باندی اور لونڈی ہیں جو زبردستی لونڈی نہیں بنائی گئی۔ جس طرح غلام بنائے جاتے ہیں۔ بلکہ آپ نے اس زمانہ کے امام کی بیعت کر کے اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے والی بنیں گی۔ اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والی بنیں گی اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گی۔ یہ آپ اپنے عہد میں دوہراتی ہیں کہ ہم اپنی خوشی سے دین کی خاطر، جماعت کی خاطر ہر قربانی کے لئے مال، وقت اور جان کی قربانی کے لئے تیار رہیں گی۔

اسی طرح ناصرات الاحمدیہ ہیں۔ ناصرات الاحمدیہ کا مطلب یہ ہے کہ احمدیت کی خدمت کرنے والیاں، مدد کرنے والیاں، اس کے دین کے کاموں کو آگے بڑھانے والیاں، اللہ تعالیٰ کے دین کو دنیا میں پھیلانے والیاں"

(الفضل انٹرنیشنل 26 دسمبر 2008ء)

ذیلی تنظیمیں اس لئے بنی ہیں کہ اپنے اپنے ممبران کو سنبھالیں اور تربیت کریں:

حضور انور نے جماعت احمدیہ بینن کے جلسہ سالانہ پر اختتامی خطاب مورخہ 23 اپریل 2008ء کو فرمایا۔

"انصار اللہ کا مطلب ہے" اللہ کے مددگار" اور انصار اللہ کے اراکین جہاں اپنی عمر کے لحاظ سے تجربہ کار ہوتے ہیں وہاں بوجہ تجربہ اپنی تنخواہوں میں بھی بڑھ کے ہوتے ہیں اس لئے آپ لوگ اخراجات برداشت کریں۔ جماعت سب کی تربیت نہیں کرسکتی اس لئے ذیلی تنظیمیں بنی ہیں تا کہ جوان جوانوں کو سنبھالیں، لجنہ لجنہ کو سنبھالے اور بوڑھے بوڑھوں کی تربیت کریں۔ نومبائعین کو بھی تنظیموں میں شامل کریں۔ ان سے چندہ لیں"

(الفضل انٹرنیشنل 6 جون 2008ء)

سیکرٹری ناصرات کے کام:

لجنہ اماء اللہ جرمنی کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں حضور انور نے فرمایا۔

"ناصرات کا کام اتنا اہم ہے کہ اس شعبہ پر کسی نائب صدر کو نگران بنانے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کام پر مامور سیکرٹری میں نائب صدر بننے کی اہلیت ہونی چاہئے"

(الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2007ء)

نماز میں صفیں سیدھی کروانا بھی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 13 اپریل 2007ء میں فرمایا۔

"صفیں سیدھی کرنے کے ضمن میں یہاں میں آج عورتوں کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں، یہ عمومی شکایت عورتوں کی طرف سے آتی ہے، یہاں بھی اور مختلف ممالک میں جب بھی میں دورے پر جاؤں عموماً عورتیں جمعہ پر اور جمعہ کے علاوہ بھی (بیت الذکر) میں بعض دفعہ نماز پڑھنے آجاتی ہیں۔ لیکن شکایت یہ ہوتی ہے کہ عورتیں صفیں سیدھی نہیں رکھتیں اور لجنہ کی انتظامیہ بھی اس طرف کوئی توجہ نہیں دیتی۔ بلکہ بعض دفعہ دیکھنے میں آیا ہے کہ عہدیداران خود بھی ٹیڑھی میڑھی صفوں میں کھڑی ہوتی ہیں، بیچ میں فاصلہ ہوتا ہے، خاص طور پر جلسے کے دنوں میں یا کسی مارکی وغیرہ میں اگر صفیں بن رہی ہوں۔ بلکہ بعض دفعہ جب یہاں ہال میں عورتیں نمازیں پڑھتی ہیں تو یہاں بھی اب عموماً یہ شکایت ہوتی ہے کہ بعض بیمار اور بڑی عمر کی عورتیں کرسیاں صفوں کے بیچ میں رکھ کر بیٹھ جاتی

ہیں۔ کرسی پر بیٹھنے والیاں جن کو مجبوری ہے وہ یا تو ایک طرف کرسی رکھا کریں یا جس طرح یہاں انتظام ہے کہ پیچھے کرسیاں رکھی جاتی ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ نماز کے آداب میں سے صفوں کو سیدھا رکھنا انتہائی ضروری چیز ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا بڑا اہتمام فرماتے تھے"

(خطبات مسرور جلد 5 ص 150)

عہدیداران تقویٰ سے کام لیں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ یکم جولائی 2005ء میں فرمایا۔

"پس اس تصور کو عہدیداران جن کے ذہنوں میں یہ بات ہے کہ خلیفہ وقت کو تکلیف کیا دینی ہے، وہ ذہن سے یہ بات نکال دیں اور مجھے بھی گناہگار ہونے سے بچائیں اور خود بھی گناہگار ہونے سے بچیں۔ اگر اصلاح کی خاطر کسی بڑے آدمی کے خلاف بھی کارروائی کرنی پڑے تو کریں اور اس بات کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کریں کہ اس کے کیا اثرات ہوں گے۔ اگر فیصلے تقویٰ پر مبنی اور نیک نیتی سے کئے گئے ہیں تو یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہمیشہ آپ کے شامل حال رہے گی۔ ورنہ یاد رکھیں اگر جماعت احمدیہ الٰہی جماعت ہے اور یقیناً الٰہی جماعت ہے تو پھر اس کی راہنمائی بھی اللہ تعالیٰ ہی فرماتا ہے، فرماتا رہے گا۔ ایک حد تک تو بعض عہدیداران سے صرف نظر ہوگی لیکن پھر یا تو خلیفہ وقت کے دل میں اللہ تعالیٰ ڈال دے گا یا کسی اور ذریعہ سے اس عہدیدار سے خدمت کا موقع چھین لے گا، اس کو خدمت سے محروم کر دے گا۔ پس تمام عہدیداران تقویٰ سے کام لیتے ہوئے ہمیشہ اپنے فرائض منصبی ادا کریں اور آپ کا کبھی کوئی فیصلہ، کبھی کوئی کام نفسانی خواہشات کے زیر اثر نہ ہو"

(خطبات مسرور جلد 3 ص 392-393)

عہدیداران کا اصل کام احباب جماعت میں نظام جماعت کا احترام

پیدا کرنا ہے:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں فرمایا۔

"اصل میں تو امراء، صدارن، عہدیداران یا کارکنان جو بھی ہیں ان کا اصل کام تو یہ ہے کہ اپنے اندر بھی اور لوگوں میں بھی نظام جماعت کا احترام پیدا کیا جائے۔ اور اسی طرح جماعت کے تمام افراد کا بھی یہی کام ہے کہ اپنے اندر بھی اور اپنی نسلوں میں بھی جماعت کا احترام پیدا کریں۔ نظام جماعت کا احترام پیدا کریں............

تو جیسا کہ میں نے کہا ہر شخص کو اس ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے کہ اس نے نظام جماعت کا احترام کرنا ہے اور دوسروں میں بھی یہ احترام پیدا کرنا ہے۔ تو خلیفہ وقت کی تسلی بھی ہوگی کہ ہر جگہ کام کرنے والے کارکنان، نظام کو سمجھنے والے کارکنان، کامل اطاعت کرنے والے کارکنان میسر آسکتے ہیں تو بہر حال جیسا کہ میں نے کہا کہ اصل کام نظام جماعت کا احترام قائم کرنا ہے اور اس کو صحیح خطوط پر چلانا ہے"

(خطبات مسرور جلد 1 ص 523-524)

حفظ مراتب کی پاسداری ضروری ہے:

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ منعقدہ 7 جون 2006ء کو فرمایا۔

"اپنے سے بالا عہدیداروں کا احترام اور ان کی اطاعت بہت ضروری ہے۔ اگر آپ کو اپنے سے بالا عہدیدار کی طرف سے کوئی خدمت سپرد کی جاتی ہے اور آپ کو اس سے شکایت ہے تو چاہئے کہ پہلے اطاعت کرتے ہوئے وہ کام کریں پھر عہدیدار کو بتائیں کہ میں مرکز یا خلیفہ وقت کو شکایت کروں گا کہ آپ نے فلاں بات غلط کی"

(الفضل انٹرنیشنل 7 جولائی 2006ء)

عہدیداران، مربیان کا ادب اور احترام دلوں میں پیدا کریں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 31 دسمبر 2004ء میں فرمایا۔

"پھر دنیا میں ہر جگہ جماعتی عہدیداروں کی ایک یہ بھی ذمہ داری ہے کہ مبلغین یا جتنے واقفین زندگی ہیں ان کا ادب اور احترام اپنے دل میں بھی پیدا کیا جائے اور لوگوں کے دلوں میں بھی۔ ان کی عزت کرنا اور کروانا، ان کی ضروریات کا خیال رکھنا، حسب گنجائش اور توفیق ان کے لئے سہولتیں مہیا کرنا، یہ جماعت کا اور عہدیداران کا کام ہے تا کہ ان کے کام میں یکسوئی رہے۔ وہ اپنے کام کو بہتر طریقے سے کر سکیں۔ وہ بغیر کسی پریشانی کے اپنے فرائض کی ادائیگی کر سکیں۔ اگر مربیان کو عزت کا مقام نہیں دیں گے تو آئندہ نسلوں میں پھر آپ کو واقفین زندگی اور مربیان تلاش کرنے بھی مشکل ہو جائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری کردہ واقفین نو کی تحریک کے تحت بہت سے واقفین نو بچے وقت کے میدان میں آرہے ہیں۔ لیکن جتنا جائزہ میں نے لیا ہے میرے خیال میں جتنے مبلغین کی ضرورت ہے اتنے اس میدان میں نہیں آرہے دوسری فیلڈز (Fields) میں جارہے ہیں۔ بہر حال جب مربی کو مقام دیا جائے گا، گھروں میں ان کا نام عزت و احترام سے لیا جائے، ان کی خدمات کو سراہا جائے گا تو یقیناً ان ذکروں سے گھر میں بچوں میں بھی شوق پیدا ہوگا کہ ہم وقف کر کے مربی بنیں۔ تو اس لحاظ سے بھی عہدیداران کو خیال کرنا چاہئے۔ چھوٹے موٹے اختلافات کو ایشو (Issue) نہیں بنا لینا چاہئے جس سے دونوں طرف بے چینی پھیلنے کا اندیشہ ہو"

(خطبات مسرور جلد 2 ص 952-953)

عہدیداران اپنے گرد جی حضوری اور خوش آمد کرنے والوں کو اکٹھا نہ ہونے دیں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں فرمایا۔

" کبھی اپنے گرد جی حضوری کرنے والے یا خوش آمد کرنے والے لوگوں کو اکٹھا نہ ہونے دیں"

(خطبات مسرور جلد 1 ص 531)

عہدیدار اپنے غصے کی عادت ترک کر دیں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں فرمایا۔

"اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دینے کے احساس کو زیادہ ابھارنے کی ضرورت ہے۔ نظام جماعت کی ذمہ داری ادا کرتے وقت اپنی اناؤں اور خواہشات کو مکمل ختم کر کے خدمت سرانجام دینے کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے اور پہلے سے بڑھ کر ضرورت ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر غصہ میں آجانے کی عادت کو عہدیداران کو ترک کرنا ہوگا اور کرنا چاہئے۔ جماعت کے احباب سے پیار، محبت کے تعلق کو بڑھانے، ان کی باتوں کو غور اور توجہ سے سننے اور ان کے لئے دعائیں کرنے کی عادت کو مزید بڑھانا چاہئے۔ تبھی سمجھا جا سکتا ہے کہ عہدیداران اپنی ذمہ داریاں مکمل طور پر ادا کر رہے ہیں یا کم از کم ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں"

(خطبات مسرور جلد 1 ص 516)

غصہ کو دبانا، لوگوں سے درگزر اور نرمی سے پیش آنا بھی انصاف کے تقاضوں میں سے ہے:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 31 دسمبر 2004ء میں فرمایا۔

"عہدیداروں کو تو ایک اصولی ہدایت قرآن نے دے دی ہے کہ انصاف کے تمام تقاضے پورے کرنے ہیں۔ اگر کوئی غور کرے اور سوچے کہ انصاف کے کیا کیا تقاضے ہیں تو اس کے بعد کچھ بات رہ نہیں جاتی۔ لیکن ہر کوئی اس طرح گہری نظر سے سوچتا نہیں۔ اس طرح سوچا جائے جس طرح ایک تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والا سوچتا ہے تو پھر تو اس کی یہ سوچ کر ہی روح فنا ہو جاتی ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے ہیں۔ لیکن نصیحت کیونکہ فائدہ دیتی ہیں جیسا کہ میں نے کہا باتوں سے اور جگالی کرتے رہنے سے یاددہانی ہوتی رہتی ہے۔ بعض باتوں کی

وضاحت ہو جاتی ہے اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ مزید ذرا وضاحت کھول کر کر دی جائے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ عہدیدار اس بات کو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو یہ حکم فرمایا ہے کہ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ (آل عمران:135) یعنی غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہوں۔ تو اس کے سب سے زیادہ مخاطب عہدیداروں کو اپنے آپ کو سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ ان کی جماعت میں جو پوزیشن ہے جو ان کا نمونہ جماعت کے سامنے ہونا چاہئے وہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ مکمل طور پر اپنے آپ کو عاجز بنائیں۔ اگر اصلاح کی خاطر کبھی غصے کا اظہار کرنے کی ضرورت پیش بھی آجائے تو علیحدگی میں جس کی اصلاح کرنی مقصود ہو ،جس کو سمجھانا مقصود ہو اس کو سمجھا دینا چاہئے۔ تمام لوگوں کے سامنے کسی کی عزت نفس کو مجروح نہیں کرنا چاہئے اور ہر وقت چڑ چڑے پن کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہئے۔ یا کسی بھی قسم کے تکبر کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہئے۔ اصلاح کبھی چڑنے سے نہیں ہوتی بلکہ مستقل مزاجی سے درد رکھتے ہوئے اور دعا کے ساتھ نصیحت کرتے چلے جانے سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے۔ اور ایک آدھ دفعہ کی جو غلطی ہے، اگر کوئی عادی نہیں ہے تو اصلاح کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ عفو سے کام لیا جائے۔ معاف کر دیا جائے، درگزر کر دیا جائے"

(خطبات مسرور جلد 2 ص 947-948)

عہدیدار ہمدرد ہو:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں فرمایا۔

"یہ ذہن میں رکھیں کہ لوگوں سے نرمی سے پیش آنا ہے۔ ان کے دل جیتنے ہیں، ان کی خوشی غمی میں ان کے کام آنا ہے۔ اگر آپ یہ فطری تقاضے پورے نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے عہدیدار کے دل میں تکبر پایا جاتا ہے"

(خطبات مسرور جلد 1 ص 531)

بہترین مصلح وہ ہے جو پیار و محبت سے حکم دے:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں فرمایا۔

"اس بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اقتباس ہے وہ میں سناتا ہوں۔ فرمایا:

دنیا میں بہترین مصلح وہی سمجھا جاتا ہے جو تربیت کے ساتھ اپنے ماننے والوں میں ایسی روح پیدا کر دیتا ہے کہ اس کا حکم ماننا لوگوں کے لئے آسان ہو جاتا ہے اور وہ اپنے دل پر کوئی بوجھ محسوس نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم باقی الہامی کتب پر فضلیت رکھتا ہے اور الہامی کتابیں تو یہ کہتی ہیں کہ یہ کرو اور وہ کرو۔ مگر قرآن یہ کہتا ہے کہ اس لئے کرو، اس لئے کرو۔ گویا وہ خالی حکم نہیں دیتا بلکہ اس حکم پر عمل کرنے کی انسانی قلوب میں رغبت بھی پیدا کر دیتا ہے۔ تو سمجھانا اور سمجھا کر قوم کے افراد کو ترقی کے میدان میں اپنے ساتھ لئے جانا، یہ کامیابی کا ایک اہم گُر ہے۔ اور قرآن کریم نے اس پر خاص زور دیا ہے۔ چنانچہ سورۃ لقمان میں حضرت لقمانؑ کی اپنے بیٹے کو مخاطب کر کے جو نصیحتیں بیان کی گئی ہیں ان میں سے ایک نصیحت یہ ہے کہ وَاقۡصِدۡ فِیۡ مَشۡیِکَ وَاغۡضُضۡ مِنۡ صَوۡتِکَ (لقمان:20) کہ تمہارے ساتھ چونکہ کمزور لوگ بھی ہوں گے اس لئے ایسی طرز پر چلنا کہ کمزور رہ نہ جائیں۔ بے شک تم آگے بڑھنے کی کوشش کرو مگر اتنے تیز بھی نہ ہو جاؤ کہ کمزور طبائع بالکل رہ جائیں۔

دوسرے جب بھی تم کوئی حکم دو، محبت پیار اور سمجھا کر دو۔ اس طرح نہ کہو کہ "ہم یوں کہتے ہیں" (تو قرآن شریف کی تعلیم تو یہ ہے کہ محبت اور پیار سے حکم دو، نہ کہ آرڈر ہو) بلکہ ایسے رنگ میں بات پیش کرو کہ لوگ اسے سمجھ سکیں اور وہ کہیں کہ اس کو تسلیم کرنے میں تو ہمارا اپنا فائدہ ہے۔ وَاغۡضُضۡ مِنۡ صَوۡتِکَ کے یہی معنی ہیں"

(خطبات مسرور جلد 1 ص 521)

عہدیداران اپنے ماتحتوں سے حسن سلوک کریں اور اپنا جائزہ لیتے رہا کریں

:

عہدیداران مجلس انصار اللہ برطانیہ کے ریفریشر کورس منعقدہ 20 جنوری 2008ء میں

فرمایا۔

"بعض عہدیداران کے متعلق بھی شکایات آتی ہیں کہ ان کے اپنے عمل ایسے نہیں یا کم از کم دوسروں پر ان کا اثر ایسا ہے جس کی وجہ سے لوگ ان کی بات ماننے کو تیار نہیں، یا ان کا اپنے سے بالا افسر کے ساتھ رویہ ایسا ہے جو دوسرے ماتحتوں کو پتہ لگتا ہے تو وہ بھی اس کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں۔

اگر آپ نے کام لینا ہے اور حقیقی انصار بن کر دکھانا ہے تو پہلے اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کریں۔ پہلے اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اپنی فرض نمازوں کے علاوہ نوافل کی طرف بھی توجہ دیں۔ قرآن کریم کے پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔ ایک احمدی کا ہر فعل خاص طور پر احمدی عہدیدار کا معیاری فعل ہونا چاہئے۔ اس کا اپنا رویہ اپنے گھر میں، اپنے ماحول میں، اپنے ماتحتوں کے ساتھ، اپنے افسران عہدیداران کے ساتھ ایسا ہونا چاہئے جو ایک مثال ہو...... خاص طور پر عہدیداران کو اپنے جائزے لینے چاہئیں اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 22 فروری 2008ء)

عہدیداران تسبیح و استغفار کثرت سے کریں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں فرمایا۔

"جیسے جیسے یہ سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے، نظام جماعت کو چلانے والے کارکنان اور عہدیداران کی ذمہ داریاں بھی زیادہ بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ انہیں تسبیح اور استغفار کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَاسۡتَغۡفِرۡہُ کا جو حکم ہے اس طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے اور یہی چیز ان کو زیادہ احساس دلا رہی ہے، یا کم از کم احساس دلانا چاہئے کہ اپنی طبیعتوں میں نرمی پیدا کرنے کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دینے کے احساس کو زیادہ اُبھارنے کی ضرورت ہے۔ نظام جماعت کی ذمہ داری ادا کرتے وقت اپنی اناؤں اور خواہشات کو مکمل ختم کر کے خدمت سرانجام دینے کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے اور پہلے سے بڑھ کر ضرورت ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر غصہ میں

آجانے کی عادت کو عہدیداران کو ترک کرنا ہوگا اور کرنا چاہئے۔ جماعت کے احباب سے پیار، محبت کے تعلق کو بڑھانے، ان کی باتوں کو غور اور توجہ سے سننے اور ان کے لئے دُعائیں کرنے کی عادت کو مزید بڑھانا چاہئے۔ تبھی سمجھا جا سکتا ہے کہ عہدیداران اپنی ذمہ داریاں مکمل طور پر ادا کر رہے ہیں یا کم از کم ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں"

(خطبات مسرور جلد 1 ص 515-516)

عہدیداران دُعاؤں میں لگے رہیں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 31 دسمبر 2004ء میں فرمایا۔

"ہر عہدیدار انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اللہ سے دعا مانگے کہ وہ اسے ذمہ داریوں کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر فرد جماعت یہ دعا کرے کہ جو عہدیدار منتخب ہوئے ہیں وہ ہمیشہ اس امانت کے ادا کرنے کے حق کو اس کے مطابق ادا کرتے رہیں۔ اور کبھی کوئی مشکل نہ آئے، کبھی کوئی ابتلاء نہ آئے، جو عہدیدار اور افراد جماعت کے لئے کسی بھی قسم کی ٹھوکر کا باعث بنے۔ اگر اللہ تعالیٰ سمجھتا ہے کہ یہ عہدیدار جو انہوں نے منتخب کیا ہے وہ پوری ذمہ داری سے اپنے فرائض ادا نہیں کر رہا تو اللہ تعالیٰ خود ہی ایسے انتظامات فرمائے کہ اسے بدل دے تاکہ کبھی نظام جماعت پر بھی کوئی حرف نہ آئے"

(خطبات مسرور جلد 2 ص 947)

عہدیداران دعاؤں پر بہت زور دیں:

نیشنل مجلس عاملہ نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ منعقدہ 5 مئی 2008ء میں ہدایات دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا۔

"اپنے کام کے لئے دعاؤں پر بہت زور دیں"

(الفضل انٹرنیشنل 11 جولائی 2008ء)

عہدیداران اپنے ماتحت افراد کے لئے دُعا کریں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں فرمایا۔

"امراء اور عہدیداران یا مرکزی کارکنان یہ دعا کریں کہ ان کے ماتحت یا جن کا ان کو نگران بنایا گیا ہے، شریف النفس ہوں، جماعت کی اطاعت کی روح ان میں ہو اور نظام جماعت کا احترام ان میں ہو"

(خطبات مسرور جلد 1 ص 531)

نمائندہ شوریٰ کے فرائض:

حضور انور نے فرمایا۔

"شوریٰ کی نمائندگی صرف تین دن کے لئے نہیں بلکہ ایک سال کی ہوتی ہے۔ اس لئے بعض کام نمائندگان شوریٰ کے ذمہ مستقل نوعیت کے ہوتے ہیں جو انہیں عہدیداران کے معاون کی حیثیت سے کرنے ہوتے ہیں۔ اس نمائندگی کو معمولی نہ سمجھیں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ جب مجلس شوریٰ کسی رائے پر پہنچ جاتی ہے اور خلیفہ وقت سے اس کی منظوری مل جاتی ہے۔ تو نمائندگان کا فرض ہے کہ اس بات کی نگرانی کریں کہ اس پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔ شوریٰ کے ہر نمائندہ کو اپنے علاقہ میں شوریٰ کے فیصلوں پر عمل درآمد کروانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر کسی فیصلہ پر عمل نہیں ہو رہا تو مجلس عاملہ کو توجہ دلائیں اور مجلس عاملہ اس کا جائزہ لے۔ اگر باوجود توجہ دلانے کے عہدیداران یا مجلس عاملہ شوریٰ کے فیصلوں پر عمل کروانے کی کوشش نہیں کرتی تو پھر خلیفہ وقت کو اطلاع دیں۔ یہ امانت کی ادائیگی کا تقاضا ہے۔ اس معاملہ میں جہاں بھی کوئی سستی یا غلط بات دیکھیں تو توجہ دلانا آپ کا فرض ہے یہ ایک مسلسل عمل ہے جس سے جماعت کی ترقی کی رفتار تیز ہوتی ہے"

(الفضل 28 مارچ 2006ء)

نمائندہ شوریٰ کی ذمہ داری:

مورخہ 29 دسمبر 2005ء کو مجلس شوریٰ قادیان میں فرمایا:

"تربیت کے لئے جائزے لیتے رہنا چاہئے اور جیسا کہ میں نے کہا وہ جائزے اسی صورت میں لے سکتے ہیں جب آپ خود اپنے نمونے دکھا رہے ہوں گے، اپنے نمونے قائم کر رہے ہوں گے تو صرف یہ نہ سمجھیں کہ آپ کو شوریٰ کی نمائندگی کا ایک اعزاز مل گیا ہے اور بس ختم ہو گیا کام۔ یہ آپ پر ایک ذمہ داری ڈالی گئی ہے جس سے آپ کی خود اپنی بھی اصلاح ہونی چاہئے اور دوران سال آپ کو جماعت کی ترقی کے لئے جو بھی منصوبے یہاں بنائے گئے ہیں ان پر عملدرآمد کروانے کے لئے مقامی جماعتی نظام کی مدد بھی کرنی چاہئے"

(الفضل 30 جنوری 2006ء)

شوریٰ کا ممبر ہونا ایک عہدہ ہے اور ان کی ذمہ داریاں:

حضور انور نے یک روزہ مجلس شوریٰ جرمنی منعقدہ 20 دسمبر 2009ء پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"آپ لوگ ممبران شوریٰ صرف اس لئے نہیں بنائے گئے کہ سال میں ایک شوریٰ ہوئی اس کے لئے آپ کو منتخب کیا گیا یہاں آئے آپ نے تجاویز دیں اور دو دن یا ایک دن کے بعد یہ اجلاس برخواست ہوا اور آپ گھر جا کر بیٹھ گئے۔ بلکہ جو بھی یہاں تجاویز دی جاتی ہیں ان پر بحث ہوتی ہے۔ ان پر عمل درآمد کرنے کے لئے لائحہ عمل بنایا جاتا ہے۔ اس کو Implement کرنے کے لئے اس پر عمل درآمد کروانے کے لئے آپ لوگ بھی اسی طرح ذمہ دار ہیں جس طرح متعلقہ عہدیدار یا متعلقہ جماعت کے اس شعبہ کے سیکرٹری ذمہ دار ہیں۔ کیونکہ آپ کا یہ شوریٰ کا ایک ممبر ہونا ایک عہدہ ہے جو ایک سال کے لئے قائم رہتا ہے جب تک کہ نئے سال کا انتخاب نہیں ہو جاتا۔ اس لئے جماعت کے اندر ہر بُرائی کو جب بھی آپ محسوس کرتے ہیں تو اس کے سدباب کے لئے آپ لوگوں پر بھی اتنا ہی فرض ہے جتنا ایک عاملہ کے ممبر پر فرض ہے۔ آپ لوگوں کا یہ کام ہے کہ مقامی عاملہ کی جہاں جہاں آپ رہتے ہیں اور اگر مرکزی طور پر کوئی چیز دیکھتے ہیں تو مرکزی عاملہ کی اس بارے میں ان باتوں پر عمل درآمد کروانے کے لئے مدد کریں جن کے متعلق آپ فیصلہ کر چکے ہیں۔ اپنا بھرپور

تعاون پیش کریں اور اپنے آپ کو اسی طرح ذمہ دار سمجھیں جس طرح متعلقہ عہدیداران"

(الفضل انٹرنیشنل 19 فروری 2010ء)

اپنے خلاف شکایت بھی ضرور درج کروائیں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 31 دسمبر 2004ء میں فرمایا۔

"امیر ملک کا کام ہے کہ چاہے اس کے خلاف ہی شکایت ہو وہ اسے آگے پہنچائے اور اگر کسی وضاحت کی ضرورت ہے تو وضاحت کر دے تاکہ مزید خط وکتابت میں وقت ضائع نہ ہو۔ لیکن شکایت کرنے والے کا بھی کام ہے کہ اپنی کسی ذاتی رنجش کی وجہ سے کسی عہدیدار کے خلاف شکایت کرتے ہوئے اسے جماعتی رنگ نہ دے۔ تقویٰ سے کام لینا چاہئے۔ بعض دفعہ بعض کم علم یا جن میں دنیا کی مادیت نے اپنا اثر ڈالا ہوتا ہے ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو جماعت کے وقار اور روایات کے خلاف ہوتی ہیں اس لئے ایسے کمزوروں یا کم علم رکھنے والوں کو سمجھانے کے لئے میں یہ بتا رہا ہوں کہ ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے"

(خطبات مسرور جلد 2 ص 942-943)

عہدیداران اپنے نفس کی خواہشات کو کچلیں اور اپنے خلاف بات سننے کا مادہ پیدا کریں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 9 جون 2006ء میں فرمایا۔

"اپنی جو نفسانی خواہشات، انائیں، جھوٹی عزتیں ہیں ان کو اطاعت کے لئے ذبح کرنا پڑتا ہے۔ ہر سطح پر ہر احمدی کو ایک عام احمدی سے لے کر (عام تو نہیں بلکہ ہر احمدی خاص ہے کیونکہ اس نے زمانے کے امام کو مانا ہے، عام سے میری مراد یہ ہے کہ ایک احمدی جو عہدیدار نہیں ہے اس سے لے کر) بڑی سے بڑی سطح کے عہدیدار تک، ہر ایک کو اپنی نفس کی خواہشات کو کچلنا ہوگا اور وہ اسی وقت پتہ لگتا ہے جب اپنے خلاف کوئی بات ہو۔ جہاں تک دوسروں کے معاملات آتے ہیں، ہر

ایک بڑھ بڑھ کر اپنی سچائی ظاہر کرنے کے لئے گواہیاں دے رہا ہوتا ہے۔ لیکن جہاں اپنا معاملہ آجائے یا اپنے بچوں کا معاملہ آجائے وہاں جھوٹ کو بنیاد بنا لیا جاتا ہے"

(خطبات مسرور جلد 4 ص 283)

☆ پھر حضور انور نے خطبہ جمعہ 31 دسمبر 2004ء میں فرمایا۔

"عہدیداروں میں جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اگر اپنے خلاف ہی شکایت ہو تو سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ ہمیشہ سچی بات کہنے سننے کرنے کی عادت ڈالیں۔ چاہے جتنا بھی کوئی عزیز یا قریبی دوست ہو اگر اس کی صحیح شکایت پہنچتی ہے تو اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ اگر یہ انصاف کے تقاضے پورے نہیں کر سکتے تو بہتر ہے کہ معذرت کر دیں کہ فلاں وجہ سے میں اس کام سے معذرت چاہتا ہوں"

(خطبات مسرور جلد 2 ص 949)

عہدیدار کے خلاف شکایت بغیر نام کے نہ کریں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 6 فروری 2004ء میں فرمایا۔

"بعض، عہدیداران کی شکایت کر دیتے ہیں کہ فلاں امیر ایسا ہے، فلاں امیر ایسا ہے، رویہ ٹھیک نہیں ہے یا فلاں عہدیدار ایسا ہے، کوئی کام نہیں کر رہا۔ اور کوئی معین بات بھی نہیں لکھ رہے ہوتے۔ اور پھر خط کے نیچے اپنا نام بھی نہیں لکھتے۔ تو یہ منافقت ہے۔ ایک طرف تو اس عہد کے سخت خلاف ہے کہ جان قربان کر دوں گا جماعت کے لئے اور عزت بھی قربان کر دوں گا جماعت کے لئے اور دوسری طرف اپنا نام تک شکایت میں چھپاتے ہیں کہ امیر یا فلاں عہدیدار ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے وہ اس حدیث کی رو سے بدظنی بھی کر رہے ہیں اور تقویٰ سے بالکل عاری ہیں۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ وہ ایسا ہی ہے تو پھر وہ شکایت کرنے والا کونسا تقویٰ سے خالی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے دل میں امیر کا خوف اللہ تعالیٰ کے خوف سے زیادہ ہے۔ اور جس کے دل میں اللہ کا خوف نہیں ہے وہ مومن بہر حال نہیں ہو سکتا۔ اور اس طرح یہ اس کے علاوہ اندر

ہی اندر لوگوں میں بھی شکوک پیدا کرتا ہے۔ خود بھی منافقت کر رہا ہوتا ہے اور خیانت کا بھی مرتکب ہو رہا ہوتا ہے۔ لوگوں کے ذہنوں کو بھی گندہ کر رہا ہوتا ہے۔ اس لئے اس بارہ میں مَیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ بغیر نام کے کوئی درخواست کوئی شکایت کبھی بھی قابل پذیرائی نہیں ہوتی۔ اور اب یہ دوبارہ بھی واضح کر دیتا ہوں۔ اس لئے اگر جماعت کا درد ہے، اصلاح مدنظر ہے تو کھل کر لکھیں اور اگر اس کی وجہ سے کوئی عہدیدار شکایت کرنے والے سے ذاتی عناد بھی رکھتا ہے، مخالفت بھی ہو جاتی ہے تو یہ معاملہ خدا پر چھوڑیں اور دعاؤں میں لگ جائیں۔ اگر نیت نیک ہے تو اللہ تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھے گا۔ بے نام لکھنے کا مطلب تو یہ ہے کہ لکھنے والا خود خائن ہے"

(خطبات مسرور جلد 2 ص 114-115)

کسی شخص بارے بغیر تحقیق کے رائے قائم نہ کریں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں فرمایا۔

"یہ بات بھی یاد رکھنی ضروری ہے کہ ذیلی تنظیموں کی عاملہ ہو، لجنہ، انصار، خدام کی یا جماعت کی عاملہ، کسی شخص کے بارہ میں جب کوئی رائے قائم کرنی ہو تو اس بارہ میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ چاہے اس شخص کے گزشتہ رویہ کے بارہ میں علم ہو کہ کوئی بعید نہیں کہ اس نے ایسی حرکت کی ہو اس لئے اس کو سزا دے دو یا سزا کی سفارش کر دو۔ نہیں، بلکہ جو معاملہ عاملہ کے سامنے پیش کیا ہے اس کی مکمل تحقیق کریں۔ اگر شک کا فائدہ مل سکتا ہے تو اس کو ملنا چاہئے جس پر الزام لگ رہا ہے۔ اگر وہ شخص مجرم ہے تو شاید اس کو یہ احساس ہو جائے کہ گو میں نے جرم تو کیا ہے لیکن شک کی وجہ سے مجھ سے صرف نظر کیا گیا ہے۔ تو آئندہ اس کی اصلاح بھی ہو سکتی ہے یا کم از کم مجلس عاملہ یا ایسے عہدیدار اس حدیث پر تو عمل کرنے والے ہوں گے جو حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔

بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو سزا سے بچانے کی حتی الامکان کوشش کرو۔ اگر اس کے بچنے کی کوئی راہ نکل سکتی ہو تو معاملہ رفع دفع کرنے کی سوچو۔ امام کا معاف اور درگزر کرنے میں غلطی کرنا، سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے"

(ترمذی ابواب الحدود باب ماجاء فی درء الحدود)

(خطبات مسرور جلد 1 ص 518)

بغیر تحقیق کے رپورٹ نہ کریں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں فرمایا۔

"ابھی گزشتہ دنوں بغیر مکمل تحقیق کے ایک رپورٹ چند احمدیوں کے بارہ میں مقامی جماعت کی طرف سے مرکز میں آئی کہ انہوں نے فلاں فلاں جماعتی روایات سے ہٹ کر کام کیا ہے اور جماعتی قواعد کے مطابق اس کی سزا اخراج از نظام جماعت تھی۔ جب مرکزی دفتر نے مجھے لکھا اور ان اشخاص کو اخراج از نظام جماعت کی سزا ہو گئی تو جن کو سزا ہوئی تھی انہوں نے شور مچایا کہ ہمارا تو اس کام سے کوئی واسطہ ہی نہیں، ہم تو بالکل معصوم ہیں اور کسی طرح بھی ہم ملوث نہیں ہیں۔ تو پھر مرکز نے نئے سرے سے کمیشن خود مقرر کیا اور تحقیق کی تو پتہ چلا کہ صدر جماعت نے بغیر مکمل تحقیق کے رپورٹ کر دی تھی اور اب صدر صاحب کہتے ہیں غلطی سے نام چلا گیا۔ یعنی یہ تو بچوں کا کھیل ہو گیا کہ ایک معصوم کو اتنی سخت سزا دلوا رہے ہیں پھر بھولے بن کر کہہ دیا کہ غلطی سے نام چلا گیا۔ تو ایسے غیر ذمہ دار صدر کو تو میں نے مرکز کو کہا ہے کہ فوری طور پر ہٹا دیا جائے اور آئندہ بھی جو کوئی ایسی غیر ذمہ داری کا ثبوت دے گا اس کو پھر تازندگی کبھی کوئی جماعتی عہدہ نہیں ملے گا۔ ایسے شخص نے ہمیں بھی گنہگار بنوایا۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے"

(خطبات مسرور جلد 1 ص 517)

کمیشن کے ارکان تقویٰ شعار ہوں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 9 جون 2006ء میں فرمایا۔

"دوسرے نیشنل امراء سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب کسی بھی قسم کی تحقیق کے لئے کمیشن بناتے ہیں تو تلاش کر کے تقویٰ شعار لوگوں کے سپرد یہ کام کیا کریں۔ یا اگر میرے پاس کسی کمیشن کے بنانے کی تجویز دی جاتی ہے تو ایسے لوگوں کے نام آیا کریں جو تقویٰ پر چلنے والے ہوں اور

انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہوں اور اطاعت کے اعلیٰ معیار کے حامل ہوں۔ کسی بھی فریق سے ان کا کسی بھی قسم کا تعلق نہ ہو"

(خطبات مسرور جلد 4 ص 281-282)

قاضی خالی الذہن ہو کر دُعا کر کے معاملہ کو شروع کرے:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں فرمایا۔

"پھر ہمارے ہاں قضا کا ایک نظام ہے، مقامی سطح پر بھی اور مرکزی سطح پر بھی، جماعتوں میں بھی۔ تو قضاء کے معاملات بھی ایسے ہیں جن میں ہر قاضی کو خالی الذہن ہو کر، دعا کر کے، پھر معاملہ کو شروع کرنا چاہئے۔ کبھی کسی بھی فریق کو یہ احساس نہیں ہونا چاہئے کہ قاضی نے دوسرے فریق کی بات زیادہ توجہ سے سن لی ہے۔ یا فیصلے میں میرے نکات کو پوری طرح زیر غور نہیں لایا اور دوسرے کی طرف زیادہ توجہ رہی ہے۔ گو جس کے خلاف فیصلہ ہو عموماً اس کو شکوہ تو ہوتا ہی ہے لیکن قاضی کا اپنا معاملہ پوری طرح صاف ہونا چاہئے۔

حدیث میں آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی حاکم سوچ سمجھ کر پوری تحقیق کے بعد فیصلہ کرے۔ اگر اس کا فیصلہ صحیح ہے تو اس کو دو ثواب ملیں گے اور اگر باوجود کوشش کے اس سے غلط فیصلہ ہو گیا تو اسے ایک ثواب اپنی کوشش اور نیک نیتی کا بہر حال ملے گا"

(بخاری کتاب الاعتصام باب اجر الحاکم اذا اجتہد فاصاب او أخطاء)

(خطبات مسرور جلد 1 ص 526)

قاضی کو فیصلہ کرتے وقت احتیاط کی ضرورت ہے:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 27 /اگست 2004ء میں فرمایا۔

"ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ برکت ہمیشہ نظام جماعت کی اطاعت اور اس کے ساتھ وابستہ رہنے میں ہی ہے۔ اس لئے اگر کبھی کسی کے خلاف غلط فیصلہ ہو جاتا ہے تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے، بےصبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔ ہر ایک کی اپنی سمجھ

ہے۔قضاء نے اگر کوئی فیصلہ کیا ہے اور ایک فریق کے مطابق وہ صحیح نہیں ہے پھر بھی اس پر عمل درآمد کروانا چاہئے اور دعا کریں کہ قاضیوں کو اللہ تعالیٰ صحیح فیصلے کی توفیق دے۔قاضیوں کو بھی غلطی لگ سکتی ہے۔لیکن ہر حالت میں اطاعت مقدم ہے۔بعض لوگ اتنے جذباتی ہوتے ہیں کہ بعض فیصلوں کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے منسوب ہونے سے ہی انکاری ہوجاتے ہیں۔تو یہ بدنصیبی ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ اپنے آپ کو آگ میں ڈال رہے ہوتے ہیں۔دنیا کے چند سکوں کے عوض اپنا ایمان ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔جماعت میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شامل ہوئے ہیں کسی عہدیدار کی جماعت میں تو شامل نہیں ہوئے کہ اس کی غلطی کی وجہ سے اپنا ایمان ہی ختم کرلیں۔بہرحال عہدیداروں کو بھی احتیاط کرنی چاہئے اور کسی کمزور ایمان والے کے لئے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا چاہئے"

(خطبات مسرور جلد 2 ص 614)

عہدیداران اور قاضی صاحبان عدل کے ساتھ فیصلہ کریں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 5 مارچ 2004ء میں فرمایا۔

"پھر نظام جماعت ہے۔جماعت میں بھی بعض معاملات میں عہدیداران کو فیصلے کرنے ہوتے ہیں۔ان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ انصاف کے تمام تقاضے پورے ہوں۔پھر قضاء کا نظام ہے۔ان کے پاس فیصلے کے لئے معاملات آتے ہیں۔ان کو بھی ہر وقت اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو سامنے رکھنا چاہئے کہ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے دعا کر کے، گہرائی میں جا کر، ہر چیز کو غور سے دیکھ کر پھر فیصلہ کریں تا کہ کبھی کسی کو شکوہ نہ ہو کہ عدل و انصاف کے فیصلے نہیں ہوتے۔بعض دفعہ قضاء میں صلح وصفائی کی کوشش کے لئے معاملہ لمبا ہوجاتا ہے جس سے کسی فریق کو یہ شکوہ پیدا ہوجاتا ہے کہ قضا فیصلے نہیں کر رہی۔ان فریقین کو بھی صبر اور حوصلے سے کام لینا چاہئے۔بہرحال عہدیداران اور قضا کو انصاف کے تمام تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلے کرنا چاہئیں"

(خطبات مسرور جلد 2 ص 187)

دینی کاموں میں مشغول عہدیداران بیویوں سے ناروا سلوک نہ کریں:

حضور انور نے جلسہ سالانہ آسٹریلیا مستورات سے مورخہ 15/اپریل 2006ء کو خطاب میں فرمایا۔

"کئی مرد جو نمازیں پڑھنے والے ہیں، چندہ دینے والے ہیں، جماعتی کاموں میں حصہ لینے والے ہیں، لیکن گھر جائیں تو بیویوں سے ناروا سلوک کرتے ہیں۔بعض والدین اپنے بچوں کے ذریعہ حقوق تلف کروا رہے ہوتے ہیں۔بعض بیویاں اپنے خاوندوں کے ذریعہ اس کے والدین کے حقوق تلف کروا رہی ہوتی ہیں"

☆ پھر فرمایا۔

"بعض بیویاں چھوڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔نہ انہیں رکھتے ہیں اور نہ بساتے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایک ایسا ہی واقعہ پیش ہوا کہ ایک خاوند نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے نہ رکھوں گا نہ بساؤں گا۔پھر جب طلاق والی آیات نازل ہوئیں اور طلاق کی تعداد مقرر ہوئی تو تب اس عورت کی جان چھوٹی۔لیکن اب بھی ایسے معاملے سامنے آتے ہیں کہ مرد کہتے ہیں کہ ہم تنگ کریں گے، طلاق، خلع کے معاملہ کو لٹکائیں گے اور دستخط وغیرہ نہیں کریں گے۔ بہرحال ایسی صورت میں نظام جماعت ایکشن لیتا ہے اور لینا چاہئے"

(الفضل انٹرنیشنل 19 مئی 2006ء)

عہدیداروں کو بیوی بچوں سے اچھا سلوک کرنے کی ہدایت:

حضور انور نے خطبہ جمعہ یکم جون 2007ء میں فرمایا۔

"بعض عہدیداروں کے بارے میں بھی شکایات ہوتی ہیں کہ بیوی بچوں سے اچھا سلوک نہیں ہوتا۔پہلے بھی مَیں ذکر کر چکا ہوں، اس ظلم کی اطلاعیں بعض دفعہ اس کثرت سے آتی ہیں کہ طبیعت بےچین ہوجاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا انقلاب پیدا کرنے آئے تھے اور بعض لوگ آپؑ کی طرف منسوب ہو کر بلکہ جماعتی خدمات ادا کرنے کے باوجود، بعض

خدمات ادا کرنے میں بڑے پیش پیش ہوتے ہیں اس کے باوجود، کس کس طرح اپنے گھر والوں پر ظلم روا رکھے ہوئے ہیں۔ اللہ رحم کرے اور ان لوگوں کو عقل دے۔ ایسے لوگ جب حد سے بڑھ جاتے ہیں اور خلیفۂ وقت کے علم میں بات آتی ہے تو پھر انہیں خدمات سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے۔ پھر شور مچاتے ہیں کہ ہمیں خدمات سے محروم کر دیا تو یہ پہلے سوچنا چاہئے کہ ایک عہدیدار کی حیثیت سے ہمیں احکام قرآنی پر کس قدر عمل کرنے والا ہونا چاہئے۔ سلامتی پھیلانے کے لئے ہمیں کس قدر کوشش کرنی چاہئے"

(خطبات مسرور جلد 5 ص 227)

عہدیداران کے عائلی معاملات درست ہوں:

حضور نے نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ منعقدہ 7 جون 2006ء میں عہدیداروں کو اپنا بہترین نمونہ پیش کرنے کی نصیحت یوں فرمائی:

" بعض اوقات عہدیداروں کے اپنی گھریلو زندگی میں نمونے ٹھیک نہیں ہوتے۔ اپنی بہوؤں، دامادوں، بچوں اور بیویوں سے جھگڑے ہوتے ہیں ایسی کمزوریوں کو بھی دُور کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہئے اور اگر نہ کر سکیں تو پھر اپنے آپ کو جماعتی خدمت سے فارغ کر لیں"

(الفضل انٹرنیشنل 7 جولائی 2006ء)

تقویٰ سے عاری عہدیداران

حضور انور نے خطبہ جمعہ 24 جون 2005ء میں فرمایا۔

"پھر عہدیدار بھی غلط طور پر مردوں کی طرفداری کی کوشش کرتے ہیں۔ عہدیداروں کو بھی میں یہی کہتا ہوں کہ اپنے رویوں کو بدلیں۔ اللہ نے اگر ان کو خدمت کا موقع دیا ہے تو اس سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ نہ ہو کہ ایسے تقویٰ سے عاری عہدیداران کے خلاف بھی مجھے تعزیری کارروائی کرنی پڑے"

(خطبات مسرور جلد 3 ص 379-380)

ممبران مجلس عاملہ وصیت کریں:

حضور انور نے نیشنل مجلس عاملہ کینیا کو 4 مئی 2005ء کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

" مجلس عاملہ کے جن ممبران نے ابھی تک وصیت نہیں کی پہلے ان کو وصیت کے نظام میں شامل ہونا چاہیے۔ پھر دوسروں کو اس نظام میں شامل کریں"

(الفضل انٹرنیشنل 27 مئی 2006ء)

عہدیداران نظام وصیت سے منسلک ہوں:

لجنہ اماء اللہ جرمنی کی مجلس عاملہ سے مخاطب ہو کر حضور انور نے فرمایا۔

" آپ عہدیداران کو وصیت کی تحریک ضرور کریں۔ ٹھیک ہے وہ پابند نہیں ہے کہ ضرور وصیت کرے لیکن پھر آپ بھی پابند نہیں ہیں کہ اسے عہدیدار بنائیں، اس لئے کہ اس نے گریجوایشن کی ہوئی ہے اور وہ عقل کی باتیں کر لیتی ہے۔ اس کی بجائے اسے عہدیدار بنائیں جو اسلامی احکامات پر عمل پیرا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کے بعد آپ کے جاری کردہ نظام وصیت میں بھی شامل ہے تو گو وہ کچھ کم پڑھی ہوئی ہے، اسے عہدیدار بنائیں"

(الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2007ء)

سیکرٹریان وصایا موصی ہوں:

نیشنل مجلس عاملہ نائیجیریا کے ساتھ 5 مئی 2008ء کو میٹنگ میں حضور انور نے فرمایا۔

" آپ کے تمام سیکرٹریان وصایا موصی ہونے چاہئیں۔ اگر کہیں سیکرٹری وصایا غیر موصی ہے تو اس کی جگہ موصی کو سیکرٹری وصایا مقرر کیا جائے۔ اگر کسی جماعت میں صرف ایک ہی موصی ہے تو اس کو سیکرٹری وصایا ہونا چاہئے۔ جو انسان خود موصی نہیں وہ دوسرے کو کیسے کہہ سکتا ہے کہ وصیت کریں"

(الفضل انٹرنیشنل 11 جولائی 2008ء)

سیکرٹری وصایا نظام وصیت سے منسلک ہونے والوں سے تربیتی رابطہ رکھیں:

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کو ہدایات دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا۔

"جو افراد وصیت کرتے ہیں، ان سے مل کر یہ جائزہ لیں کہ اس نظام میں شمولیت کے بعد ان کی طبیعت، تربیت اور جماعتی تعاون میں کیا فرق پڑا ہے۔ پھر ان باتوں سے دوسرے خدام کو آگاہ کر کے انہیں بھی اس نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں"

(الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2007ء)

سیکرٹری رشتہ ناطہ ایک اہم عہدہ ہے:

نیشنل مجلس عاملہ نائیجیریا کے اجلاس منعقدہ 5 مئی 2008ء میں حضور انور نے سیکرٹری رشتہ ناطہ کو فرمایا۔

"آپ کا عہدہ ایک اہم عہدہ ہے۔ صدر خدام کے ذریعہ نوجوانوں کی لسٹ تیار کریں اور پھر لجنہ کی مدد سے ان کے رشتے کروائیں اور ان کے جوڑے بنائیں"

☆ حضور انور نے صدر مجلس انصار اللہ نائیجیریا کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ انصار اللہ بھی تربیتی امور اور رشتہ ناطہ کے معاملات میں خدام اور لجنہ کی مدد کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 11 جولائی 2008ء)

☆ مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے اجلاس منعقدہ 9 جون 2006ء میں حضور انور نے ایک اصولی بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"ایسے شعبے جن کا کوئی سیکرٹری نہیں ان کا کام معاونہ صدر کے سپرد کریں۔ شعبہ رشتہ ناطہ تو لجنہ میں قائم نہیں ہوسکتا کیونکہ آپ کا دستور اساسی اس کی اجازت نہیں دیتا۔ آپ کسی بھی معاونہ صدر کے سپرد یہ کام کر دیں۔ فرمایا کہ آپ رشتوں کے لئے لڑکیوں کی فہرست بنا کر مرکزی شعبہ رشتہ ناطہ کو کہہ سکتی ہیں کہ ہمارے پاس لڑکیوں کی اتنی تعداد ہے۔ ہماری مدد کی جائے۔ آپ اپنی تنظیم کے

جو کوائف جمع کر رہی ہیں انہیں جمع کرنا کوئی حرج کی بات نہیں"

(الفضل انٹرنیشنل 7 جولائی 2006ء)

سیکرٹری رشتہ ناطہ اصلاح احوال اور اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے لئے سیمینار منعقد کریں:

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ میں حضور انور نے فرمایا۔

"رشتہ ناطہ کے بڑے مسائل ہیں۔ چار میں سے ایک رشتہ لڑکی یا لڑکی کے والدین کی وجہ سے اور تین رشتے لڑکے کی وجہ سے ٹوٹ رہے ہیں جس میں لڑکا لڑکی پر اور لڑکی لڑکے پر الزام لگا دیتی ہے۔ اس کا جائزہ لیں اور جماعت نے رشتہ ناطہ کے بارے میں جو سیمینار شروع کئے ہیں وہ ہر جگہ منعقد کروائیں۔ ان پروگراموں سے پتہ چلتا ہے کہ زیادہ رشتے والدین کی دخل اندازی کی وجہ سے ٹوٹتے ہیں اس لئے شعبہ تربیت اور شعبہ رشتہ ناطہ والدین اور خصوصاً ماؤں کی تربیت کی طرف توجہ دے اور ان کی اصلاح کرے۔

دوسرے لڑکیوں کو میاں بیوی کے حقوق و فرائض کے بارہ میں بھی اسلامی تعلیمات سے آگاہ کریں اور انہیں اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بتائیں، انہیں بتائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت سے کیا توقع رکھتے ہیں اور خلفائے احمدیت کے اس بارہ میں ارشادات خصوصاً گزشتہ تین چار سال میں، میں نے اس بارہ میں جو باتیں کہی ہیں، ان میں کمی بیشی یا کانٹ چھانٹ کئے بغیر من وعن الفاظ ان تک پہنچائیں۔ اس سے ہٹ کر یا اس میں کمی بیشی کر کے اگر کوئی پروگرام بنائیں گی تو اس میں برکت نہیں پڑے گی کیونکہ یہ بات اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ کے خلاف ہے۔ اس لئے امام کی اقتداء میں اپنے کام سر انجام دیں۔

لڑکیوں کے اور ان کی ماؤں کے الگ الگ اور دونوں کے اکھٹے گفتگو کے پروگرام بنائیں۔ گفتگو کے یہ پروگرام ہر ریجن میں کئے جائیں۔ لوگوں کو یہ بھی بتائیں کہ جب اپنے واقف کاروں سے باہر رشتہ کیا جائے تو اپنے طور پر رشتہ طے نہ کریں بلکہ نظام جماعت کے ذریعہ پتہ کروائیں کہ

کیسے لوگ ہیں، کیسا خاندان ہے؟ پھر یہ بھی دیکھیں کہ فریقین میں کفو ہے کہ نہیں"

(الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2007ء)

سیکرٹریان تربیت، نومبائعین کو نماز اور قرآن پڑھنا سکھائیں:

مجلس انصاراللہ جرمنی کی مجلس عاملہ میں ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا۔

"اگر تربیتی کورس بنا کر نومبائعین کو بھجوائے جائیں اور ان کا باقاعدہ جائزہ لیا جاتا رہے تو تین سال بعد ان نومبائعین کو جماعت کی MainStreem میں شامل ہو جانا چاہئے، پھر انہیں نومبائعین کے کورسوں کی ضرورت نہیں رہنی چاہئے۔ نماز بنیادی چیز ہے جو ہر نومبائع کو پڑھنی چاہیے۔ سب سے پہلے انہیں نماز پڑھنی اور قرآن کریم پڑھنا سکھایا جائے۔ قرآن مکمل ہونے پر آمین کی طرز پر تقریب کا اہتمام کیا جاسکتا ہے، اس سے ان کا حوصلہ بڑھے گا"

(الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2007ء)

سیکرٹریان دعوت الی اللہ پھلوں کا اپنا ٹارگٹ مقرر کریں:

حضور انور نے مورخہ 18 ستمبر 2010ء کو اپنے دورہ آئرلینڈ کے دوران نیشنل مجلس عاملہ آئرلینڈ کے اجلاس میں سیکرٹریان (دعوت الی اللہ) سے بیعت کے ٹارگٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ سیکرٹری (دعوت الی اللہ) نے بتایا کہ بیعت کا ٹارگٹ معین نہیں کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا جب تک ٹارگٹ معین نہ ہو آپ محنت نہیں کر سکتے۔ مقصد اور ہدف سامنے ہو تو کوشش ہوتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا یہ تو ایسے ہی ہے جیسے پرندوں کے جھنڈ پر فائر کریں۔ کوئی آ گیا تو ٹھیک ہے ورنہ نہ سہی"

(الفضل انٹرنیشنل 29 اکتوبر 2010ء)

سیکرٹریان تعلیم، احمدی طلبہ کو ڈاکٹر عبدالسلام بنانے کے لئے تلاش کر کے راہنمائی کریں:

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی مجلس عاملہ سے مخاطب ہو کر حضور انور نے فرمایا۔

"خدام الاحمدیہ یو کے کے اجتماع پر میں نے توجہ دلائی تھی اور کل انصاراللہ کی میٹنگ میں بھی انہیں کہا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خواہش تھی کہ جوبلی کا سال جب آئے تو جماعت احمدیہ کو ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جیسے سو سائنسدان چاہئیں۔ تو ایسی صلاحیت رکھنے والے طلباء کو تلاش کریں، ان کی رہنمائی کریں اور انہیں سائنس کے مختلف مضامین میں ریسرچ کرنے کی طرف توجہ دلائیں"

(الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2007ء)

سیکرٹریان جائیداد جماعتی پراپرٹیز کا ریکارڈ رکھیں:

نائیجیریا کی نیشنل مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 5 مئی 2008ء میں سیکرٹری جائیداد سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس جماعت کا تمام ریکارڈ ہے؟ سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ مکمل نہیں ہے لیکن مکمل کر رہا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا آپ سے قبل جو سیکرٹریان جائیداد تھے کیا انہوں نے ریکارڈ مکمل نہیں رکھا۔ اب آپ نے کتنا مکمل کیا ہے۔ کیا کر رہے ہیں؟ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اب چھ ماہ کے اندر اپنا سارا ریکارڈ مکمل کریں۔ جماعتوں میں اپنے سیکرٹریان کو ہدایت کریں اور ان سے ریکارڈ مکمل کروائیں۔ اور پھر ان سے ریکارڈ منگوائیں۔ آپ کے پاس سارے ملک کی جماعتوں میں جماعتی پراپرٹیز کا ریکارڈ ہونا چاہئے"

(الفضل انٹرنیشنل 11 جولائی 2008ء)

سیکرٹریان امور عامہ کی ذمہ داریاں:

نیشنل مجلس عاملہ نائیجیریا کے اجلاس منعقدہ 5 مئی 2008ء میں نیشنل سیکرٹری امور عامہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ "امور عامہ کا کام کیا ہے؟ کیا آپ نے قواعد تحریک جدید سے اپنی ذمہ داریوں کے بارہ میں پڑھا ہے؟ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے ذریعہ کتنے احمدیوں نے ملازمت حاصل کی ہے یا ان کی مدد کی گئی ہے۔ آپ کے پاس کیا ریکارڈ ہے۔ فرمایا

طلباء کی مدد کریں۔ احباب کی ملازمتوں میں مدد کریں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جماعت کے اندر جو عائلی مسائل، جھگڑے ہوتے ہیں ان کا کیا کرتے ہیں، کس طرح حل کرتے ہیں؟"

(الفضل انٹرنیشنل 11 جولائی 2008ء)

احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کا قیام:

حضور انور نے 28 نومبر 2008ء کو صوبہ کیرالہ بھارت کے عہدیداران سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

"امور طلباء کے تحت Ahmadiyya student Association قائم کر کے مختلف عناوین پر سیمنار کئے جائیں۔ اس طرح معاشرہ کے تعلیم یافتہ مختلف شخصیتوں میں احمدیت کا تعارف ہوگا"

(الفضل انٹرنیشنل 16 جنوری 2009ء)

کسی عہدہ پر نئی تقرری پر سابقہ فائلیں ضرور پڑھ لیں:

مجلس انصاراللہ جرمنی کی ایک میٹنگ میں حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا۔

"جب کوئی نیا شخص کسی عہدہ پر آتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ پچھلی فائلوں کو ضرور پڑھ لے تا کہ اسے علم ہو جائے کہ پہلے کیا کمیاں اور نقائص رہ گئے تھے جنہیں اسے دور کرنا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنا پروگرام بنائے"

(الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2007ء)

☆ پھر اس دورہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کی نیشنل مجلس عاملہ کو یوں ہدایت فرمائی۔

"جب بھی کسی کو کوئی عہدہ ملے وہ اس شعبہ سے متعلق سابقہ ریکارڈ اچھی طرح مطالعہ کرے۔ پھر اپنی سکیم تیار کرے اور آنے والے کے لئے ایک اچھا ریکارڈ چھوڑ کر جائے"

(الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2007ء)

سابقہ عہدیداران اپنے شعبہ کی رپورٹ مکمل کر کے جائیں:

نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ میں حضور انور نے فرمایا۔

"جو بھی سابقہ قائد ہے اس کا فرض ہے کہ اپنے شعبہ کی رپورٹ مکمل کر کے جائے تا کہ آئندہ آنے والا اس کام کو آگے بڑھائے۔ ہر قائد یہ سوچ کر کہ میں ایک سال کے لئے قائد ہوں اس نہج پر کام کروں۔ اس نہج پر چلا جاؤں کہ آئندہ آنے والا قائد اس سے فائدہ اٹھائے اور آگے کام بڑھا سکے تب ہی فائدہ ہوگا ورنہ نیا آنے والا پھر صفر سے کام شروع کرتا ہے"

(الفضل انٹرنیشنل 15 جنوری 2010ء)

ہر ماہ عاملہ کی میٹنگ ہونی چاہئے:

حضور انور نے اپنے دورہ 2009ء میں نیشنل مجلس عاملہ بیلجیئم کے ساتھ میٹنگ میں فرمایا۔

"ہر مہینہ عاملہ کی میٹنگ ہونی چاہئے۔ عاملہ کے جو سیکرٹریان باوجود یاددہانیوں کے عاملہ کے اجلاس میں شامل نہیں ہوتے ان کے نام مرکز کو بھجیں تا کہ ان کو ہٹایا جائے"

حضور انور نے فرمایا میٹنگ میں ایجنڈا ہو یا نہ ہو سب سیکرٹریان سے رپورٹ لی جاتی ہیں۔ اس طرح کام کرنے کی روح پیدا ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا ہر میٹنگ میں جو غیر حاضر ہوتے ہیں ان کی رپورٹ آنی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا گزشتہ تین سالوں میں 36 میٹنگز بنتی ہیں۔ ان میں سے جو 18 میں آئے ہیں وہ محل نظر ہیں کہ ان کو آئندہ خدمت کا موقع دیا جائے یا نہ دیا جائے"

(الفضل انٹرنیشنل 8 جنوری 2010ء)

رپورٹ نہ بھجوانے والی جماعتوں کو یاددہانی کرواتے رہیں:

حضور انور نے نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا۔

"جس مجالس کی طرف سے رپورٹس نہیں آتیں ان سے ہر پندرہ دن بعد ٹیلی فون یا ای میل

کے ذریعہ رابطہ کریں"

(الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2007ء)

رپورٹ میں مضمون نویسی کی بجائے Figures دیا کریں:

حضورانور نے 2009ء کے دورہ کے دوران نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ میں رپورٹس بھجوانے کے طریق کے بارہ میں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا۔

" کہانی لکھنے کی بجائے، مضمون نویسی کی بجائے Facts & Figures دیا کریں، وہ تو ایک صفحہ پر آجاتے ہیں"

(الفضل انٹرنیشنل 29 جنوری 2010ء)

لوکل امارت میں ایک سے زائد صدر بھی ہو سکتے ہیں:

مجلس عاملہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ 9 جون 2006 میں حضورانور نے ایک اور وضاحت یہ بھی فرمائی کہ لوکل امارت کا نظام بالکل الگ چیز ہے اور آپ کا ذیلی تنظیم کا کام بالکل الگ چیز ہے۔ ایک لوکل امارت میں ضروری نہیں کہ ایک ہی صدر لجنہ ہو۔ فرمایا ایک سے زائد بھی ہوسکتی ہیں۔ پھر یہ بھی بتایا کہ آپ اپنی لجنہ کی تنظیم کی کسی ممبر کو کسی دوسری لوکل امارت کی صدر کے ساتھ بھی attach کرسکتی ہیں۔لیکن جب وہ جماعتی چندہ وغیرہ دیں گی تو اپنی لوکل امارت میں ہی دیں گی۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 جولائی 2006ء)

بد دیانتی کرنے والے عہدیداروں کو فارغ کردیں:

میٹنگ مجلس عاملہ نائیجیریا 5 مئی 2008ء میں حضورانور نے فرمایا

"جوعہدیداران بددیانتی کرتے ہیں ان کو عہدوں سے فارغ کریں۔ان سے کوئی خدمت نہیں لینی"

(الفضل انٹرنیشنل 11 جولائی 2008ء)

جماعتیں اصلاحی کمیٹیاں ہر جگہ بنائیں بہت سے مسائل حل ہوجائیں گے:

حضورانور نے 5 مئی 2008ء کو نائیجیریا دورہ کے دوران نیشنل مجلس عاملہ کے اجلاس میں نیشنل سیکرٹری تربیت سے فرمایا

" نیشنل لیول پر اور لوکل لیول پر اصلاحی کمیٹیاں بنائیں۔ اگر کوئی تربیتی کمیٹی قائم ہے تو کیا کام کرتی ہے۔ باقاعدہ اصلاحی کمیٹیاں بنائیں...... یہ کمیٹیاں ہر جگہ بنائیں آپ بہت سے معاملے حل کرسکتے ہیں"

☆ پھر اصلاحی کمیٹی کے بارہ میں حضورانور نے ہدایت فرمائی کہ

" یہ نہیں کہ معاملہ اٹھے تو پھر دیکھیں۔ معاملہ سے پہلے حالات پر نظر ہونی چاہئے۔ اور پتہ ہونا چاہئے کہ یہاں سے مسئلہ پیدا ہوسکتا ہے"

(الفضل انٹرنیشنل 11 جولائی 2008ء)

ذیلی تنظیمیں بھی اصلاحی کمیٹیاں بنائیں:

مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ساتھ 9 جون 2006ء میٹنگ میں حضورانور نے فرمایا۔

"لجنہ اپنی ایک اصلاحی کمیٹی بنا سکتی ہے جس کے ممبر نیشنل صدر لجنہ، صدر مقامی، نائب صدر، سیکرٹری تربیت سینئیر ممبر لجنہ ہوں گی۔لیکن یہ کمیٹی صرف ان کیسز کو deal کرسکے گی جن کا تعلق لجنہ سے ہے۔فرمایا۔ کہ بعض جگہوں پر لڑکے بھی involve ہوجاتے ہیں ایسے معاملات بہر حال مرکزی اصلاحی کمیٹی میں جائیں گے"

(الفضل انٹرنیشنل 7 جولائی 2006ء)

خاوند کا اخراج ہو تو بیوی عہدے پر قائم نہیں رہ سکتی:

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی سے 15 دسمبر 2009ء کو حضورانور نے فرمایا۔

"اگر خاوند کا اخراج ہوا ہے اور اس کی بیوی جماعتی عہدیدار ہے تو اس کو عہدہ سے فارغ

کریں گو کہ بیوی کا قصور نہیں ہے لیکن اس کا اثر باقیوں پر پڑ سکتا ہے۔تو ایسی صورت میں باقاعدہ اجازت لے کر الیکشن کروائیں یا نامزدگی کریں"

(الفضل انٹرنیشنل 28 جنوری 2010ء)

سیکرٹریان وقف نو ایسے بچوں کا ریکارڈ رکھیں جن کے والدین کو اخراج کی سزا ہوئی ہے:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 10 نومبر 2006ء میں فرمایا۔

"وقف نو کے حوالے سے یہاں ضمناً میں یہ بھی ذکر کردوں کہ اگر ان کا بچہ وقف نو ہو تو والدین کے اخراج کی صورت میں اس کا بھی وقف ختم ہوجاتا ہے۔اس لئے جماعتیں ایسی صورت میں جہاں جہاں بھی ایسا ہے خود جائزہ لیا کریں۔پاکستان میں تو وکالت وقف نو اس بات کا ریکارڈ رکھتی ہے لیکن باقی ملکوں میں بھی امیر جماعت اور سیکرٹریان وقف نو کا کام ہے کہ اس چیز کا خیال رکھیں۔اور پھر معافی کی صورت میں ہر بچے کا انفرادی معاملہ خلیفہ وقت کے سامنے علیحدہ پیش ہوتا ہے کہ آیا اس کا دوبارہ وقف بحال کرنا ہے کہ نہیں؟اس لئے ریکارڈ رکھنا بھی ضروری ہے"

(الفضل انٹرنیشنل یکم دسمبر 2006ء)

ماں باپ کے اخراج کی صورت میں بچہ وقف نو میں نہیں رہے گا:

حضور انور نے مجلس عاملہ لجنہ اماءاللہ جرمنی سے 18 دسمبر 2009ء کو فرمایا۔

"ماں باپ کسی کا بھی اخراج ہو اس کا بچہ وقف نو میں نہیں رہے گا"

(الفضل انٹرنیشنل 29 جنوری 2010ء)

سیکرٹریان وقف نو، بچوں کو گائیڈ کریں:

حضور انور نے دورہ آئرلینڈ کے دوران مورخہ 18 ستمبر 2010ء کو نیشنل مجلس عاملہ کے اجلاس میں سیکرٹری صاحب وقف نو کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا۔

"جو سیکنڈری تعلیم مکمل کر کے کالج جا رہے ہیں ان کا جائزہ لیں۔آگے وہ کیا مضامین اور کیا پروفیشن لے رہے ہیں۔کیا انہوں نے اپنے پروفیشن کے بارہ میں مرکز سے پوچھ لیا ہے اور کیا انہوں نے وقف فارم پُر کردیا ہے۔

ان کی کونسلنگ کریں۔ان کو گائیڈ کریں کہ کونسا پروفیشن لینا ہے جس کی جماعت کو ضرورت ہے"

(الفضل انٹرنیشنل 29 اکتوبر 2010ء)

سیکرٹریان واقفین نو کے لئے سال میں ایک بار سیمینار منعقد کیا جائے:

صوبائی سیکرٹری وقف نو کیرالہ (بھارت) کے واقفین نو بچوں اور بچیوں کے کوائف پیش کئے۔حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ سال میں کم از کم ایک دفعہ سیمینار منعقد کرنے کی ضرورت ہے۔اس میں مختلف شعبہ جات کے ماہرین کو دعوت دے کر ان سے تقریریں کروائی جائیں۔اس سلسلہ میں غیر از جماعت ماہرین سے بھی تعاون لیا جاسکتا ہے۔اسی طرح مختلف علوم کے ریسرچ سکالرز سے بھی رابطہ پیدا کر کے ان سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

سیکرٹری وقف نو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے استفسار کیا کہ جو واقفین نو بچے پڑھائی میں سست ہیں اور پڑھائی کا ان کو شوق نہیں ان کے بارہ میں کیا کارروائی کی جاسکتی ہے؟

حضور انور نے فرمایا۔ ان کو اُن کے اپنے رجحان کے مطابق Plumbing, Electrical, Mechanical وغیرہ اس قسم کے پیشوں میں ٹریننگ دینی چاہئے۔اس طرح ان سے جماعت کے لئے کام لیا جاسکتا ہے۔بہرحال یہ کوشش کرنی چاہئے کہ کوئی بھی واقف نو ضائع نہ ہو۔

(الفضل انٹرنیشنل 16 جنوری 2009ء)

سیکرٹریان وقف نو کی ذمہ داریاں:

حضور انور نے خطبہ جمعہ 22 اکتوبر 2010ء میں فرمایا۔

"جماعتوں میں سیکرٹریانِ وقفِ نو کی یہ ذمہ داری ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت،کونسلنگ اور

گائیڈنس وغیرہ کریں اور ان کو ایک جماعت کا فعال حصہ بنانے کی کوشش کریں اور اس میں اپنا بھی فعال کردار ادا کریں۔لیکن ان سب کے باوجود والدین کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر وقفِ نو کی سکیم کا اجراء ہوا تھا۔ اور یہ ایک انتہائی اہم اور آئندہ جماعتی ضروریات کو پوری کرنے والی سکیم ہے جس میں علاوہ مختلف مربیان و مبلغین کے مستقبل میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے واقفینِ زندگی کی ضرورت ہوگی۔ پس والدین اور وقفِ نو کے شعبہ کو اس ذمہ داری میں اپنا کردار ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔

اکثر جگہ دیکھا گیا ہے کہ سیکرٹریانِ وقفِ نو اس طرح فعال نہیں جس طرح ان کو ہونا چاہئے۔ پس وہ فعال ہوں تا کہ یہ بچے جب میدانِ عمل میں آئیں تو میدان میں آکر قوموں کو، اپنے لوگوں کو، تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کا اہم کردار ادا کرسکیں۔ اور فلاح پانے والے گروہ میں خود بھی شامل ہوں اور نہ صرف خود فلاح پانے والے بنیں بلکہ دنیا کی فلاح اور بقا کا باعث بنیں۔ بے شک والدین کا بھی یہ کام ہے کہ اپنے ہر بچے کی تربیت کریں اور کوئی احمدی بچہ بھی ضائع ہونا جماعت برداشت نہیں کرسکتی۔ یہ سب جماعت اور قوم کی امانت ہیں۔لیکن واقفینِ نو بچوں کے ذہن میں بچپن سے ہی یہ ڈالا جائے کہ تمہیں ہم نے خدا تعالیٰ کے راستے میں وقف کیا ہے۔ صرف وقفِ نو کا ٹائٹل مل جانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ تمہاری تربیت، تمہاری تعلیم، تمہارا اٹھنا بیٹھنا، تمہارا بات چیت کرنا، تمہارا لوگوں سے ملنا جلنا، تمہیں دوسروں سے ممتاز کرے گا۔ یہ عادتیں پھر عمر کے ساتھ ساتھ پختہ ہوں اور کوئی انگلی کبھی تمہاری کردارکشی کرتے ہوئے نہ اٹھے۔

پھر واقفینِ نو کا سلیبس (Syllabus) ہے جو جماعت نے، مرکز نے بنایا ہوا ہے۔ اس سے آگاہ کرنا، اسے پڑھانا ماں باپ اور نظام دونوں کا کام ہے تا کہ تَفَقُّہ فِی الدِّیْن میں بچپن سے ہی رجحان ہو اور اس میں ہر آنے والے دن میں بہتری آتی رہے۔ تبھی ہم آئندہ آنے والے چیلنجوں کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔ تبھی ہم دنیا کی دین کو سمجھنے کی ضرورت کو بروقت پورا کرسکتے ہیں"

(الفضل 7 دسمبر 2010ء)

سیکرٹریان وقف نو کے کام

اسی طرح حضور انور نے 22 اکتوبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں تسلسل سے فرمایا۔

" جیسا کہ مَیں نے کہا کہ سیکرٹریانِ وقفِ نَو کو بھی فعال ہونے کی ضرورت ہے۔ اور اگر یہ فعال ہوں گے تو پھر متعلقہ جماعتوں کے اپنے واقفینِ نو بچوں سے معلومات لے کر مرکز کو اطلاع بھی کریں گے اور پھر مرکز یہ بتائے گا کہ کیا کام کرنا ہے، کیا نہیں کرنا۔ یا کیا آگے پڑھنا ہے یا پڑھائی مکمل کرنے کے بعد مرکز میں اپنی خدمات پیش کرنی ہیں۔ خود ہی فیصلہ کرنا وقفِ نو کا کام نہیں ہے، نہ ان کے والدین کا۔ اگر خود فیصلہ کرنا ہے تو پھر بھی بتا دیں کہ مَیں نے یہ فیصلہ کیا ہے اور اب مَیں وقفِ نَو میں رہنا نہیں چاہتا تا کہ اس کو وقفِ نو کی فہرست سے خارج کر دیا جائے۔ گو کہ اب تک یہی ہدایت ہے کہ پندرہ سال کے بعد جب اپنا وقف کا فارم فل (Fill) کر دیا تو پھر واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ لیکن اب میں یہ راستہ بھی کھول دیتا ہوں۔ تعلیم مکمل کر کے دوبارہ لکھیں اور یہ لکھوانا بھی سیکرٹریانِ وقفِ نو کا کام ہے۔ اور اس کی مرکز میں باقاعدہ اطلاع ہونی چاہئے کہ ہم نے یہ تعلیم مکمل کر لی ہے اور اب ہم اپنا وقف جاری رکھنا چاہتے ہیں یا نہیں رکھنا چاہتے۔

پندرہ سال سے اوپر کی جو تعداد ہے اس کا تقریباً دس فیصد یعنی چودہ سو چھبیس کے قریب مختلف ممالک کے جامعہ احمدیہ میں واقفینِ نَو پڑھ رہے ہیں۔ یعنی نوّے فیصد اپنی دوسری تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھ رہے ہیں یا پڑھائیاں چھوڑ بیٹھے ہیں یا کوئی پیشہ وارانہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس بارہ میں بھی باقاعدہ رپورٹ تیار ہونی چاہئے۔ میرا نہیں خیال کہ نوّے فیصد کے بارہ میں مرکز کو باقاعدہ آگاہ کیا گیا ہے کہ یہ واقفینِ نو بچے کیا کر رہے ہیں۔ ان کی رپورٹ تیار ہو۔ سیکرٹریانِ وقفِ نو سے میں کہہ رہا ہوں اور یہ رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

اسی طرح واقفینِ نو کے لئے، چاہے وہ جامعہ میں پڑھ رہے ہیں یا نہیں پڑھ رہے اور کوئی

دنیاوی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، دینی تعلیم حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔ اور ان کے لئے سلیبس بنایا گیا ہے۔ پہلے پندرہ سال کے بچوں تک کے لئے تھا۔ اب انیس سال تک کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس کو پڑھنا اور اس کا امتحان دینا بھی ضروری ہے۔ اور یہ انیس سال والا بیس سال تک بھی extend کیا جا سکتا ہے۔ تو اس میں شامل ہونا اور اس میں واقفینِ نو کے سیکرٹریان کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ سو فیصد شمولیت ہو، یہ بھی ضروری ہے۔ اور پھر ان کے نتائج مرکز میں بھجوائے جائیں......

اسی طرح جب بچے پندرہ سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو مقامی اور نیشنل سیکرٹریانِ وقفِ نو ان کے وقف کی تجدید کروائیں۔ پہلے بھی میں بتا چکا ہوں، بلکہ اب مَیں نے کہا ہے کہ جو یونیورسٹیوں، کالجوں میں پڑھ رہے ہیں وہ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد بھی تجدید کریں۔ کیونکہ اب اس ریکارڈ کو بہت زیادہ اَپ ڈیٹ کرنے کی ضرورت ہے اور اس کو باقاعدہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر ہم آگے اپنی جو بھی سکیم ہے، جماعت کی ضروریات ہیں ان کا اندازہ ہی نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی ہمیں ان کا یہ پتہ لگ سکتا ہے کہ ہمیں کس کس شعبے میں کتنے لوگوں کی اب ضرورت ہے۔ بعض دفعہ والدین کے لئے ایک بڑے صدمے والی بات ہوتی ہے کہ بچہ معذور پیدا ہوا ہے۔ ایسی صورت میں بھی وقفِ نو میں تو شامل نہیں ہوتا گو یہ والدین کے لئے دہرا صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کوئی اور بہتر صورت کرے یا ایسے والدین کو نعم البدل اولاد عطا کرے۔

پھر اسی طرح ایسے والدین جن کو کسی وجہ سے اخراج از جماعت کی تعزیر ہو جاتی ہے (عموماً یہی ہوتا ہے کہ جماعت کی بات نہیں مانی یا کسی فیصلہ یا جماعتی روایات پر عمل نہیں کیا) تو ان کے بچوں کا نام بھی اس لئے فہرست میں سے خارج کر دیا جاتا ہے کہ جو والدین خود اپنے آپ کو اس معیار پر نہیں رکھنے والے کہ جہاں جماعت کی پوری اطاعت اور نظامِ جماعت کا احترام ہو تو وہ اپنے بچوں کی کیا تربیت کریں گے۔ اس لئے سیکرٹریانِ وقفِ نو بھی یہ نوٹ کر لیں کہ اگر ایسی کوئی بات ہو، کسی کے بارے میں کوئی تعزیر ہو تو ایسے لوگوں کی بھی فوراً مرکز میں اطلاع کریں۔ یہ سیکرٹریانِ وقفِ نو کا کام ہے"

(الفضل 7 دسمبر 2010ء)

حضرت خلیفۃ المسیح کی عہدیداران کے لئے دُعا:

حضور نے خطبہ جمعہ 31 دسمبر 2004ء میں فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ ہر عہدیدار کو چاہے وہ جماعتی عہدیدار ہوں یا ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہوں، اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے" آمین

(خطبات مسرور جلد 2 ص 946)